e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14•RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھنامہ
avadhnama

لاش لے کر جارہی ایمبولینس حادثے کا شکار، 5 افراد کی موت

بارہ بنکی (ایجنسی) اتر پردیش کے بارہ بنکی میں پورا پچل ایکسپریس وے پر ہفتے کی صبح ایک دردناک سڑک حادثہ پیش آیا۔ راجستھان کے جے پور سے ایک لاش کو لے کر غازی پور جارہی ایمبولینس سڑک پر کھڑی پک اپ گاڑی سے پیچھے سے جا ٹکرائی۔ اس حادثے میں ایمبولینس میں سوار 5 افراد کی موت ہوگئی، متوفین میں ایمبولینس کے 2 ڈرائیور اور دیگر افراد شامل ہیں۔ یہ حادثہ پورا پچل ایکسپریس وے کے 53.3 کلومیٹر پوائنٹ کے قریب قصبہ سیہا علاقے کے گھیرن گاؤں کے پاس پیش آیا۔ پولیس کے مطابق حادثہ صبح تقریباً 6:30 بجے ہوا۔ ایمبولینس کی رفتار کافی تیز تھی اور آگے کھڑی پک اپ گاڑی سے پیچھے سے ٹکرا گئی، ٹکراتی زوردار تھی کہ ایمبولینس میں سوار 4 افراد موقع پر ہی جاں بحق ہوگئے۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی پولیس اور ریسکیو ٹیم موقع پر پہنچ گئی۔ سبھی زخمیوں کو علاج کے لیے کمیونٹی ہیلتھ سینٹر لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے تین 5 افراد کو مردہ قرار دے دیا۔

نتیش سیتو کے افتتاح پر مودی نے گمچھا لہرایا، بہار کی ترقی کا کیا دعویٰ

پٹنہ: وزیر اعظم نریندر مودی نے ہفتہ کو بہار کے ویشالی ضلع میں دریائے گنگا پر تعمیر کیے گئے والے نتیش سیتو' کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر انہوں نے گمچھا لہرا کر عوام کا استقبال کیا اور کہا کہ بہار نے طویل سفر طے کیا ہے۔ ایک وقت تھا جب ریاست میں گھوٹالوں اور جرائم کی باتیں ہوتی تھیں، لیکن اب سرمایہ کاری کے اعداد و شمار اور مجرموں کے خلاف کارروائی زیر بحث ہے۔ بہار میں این ڈی اے حکومت کے ایک سال مکمل ہونے کے موقع پر منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مودی نے کہا کہ نتیش کمار نے کئی برسوں تک وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے ریاست کی خدمت کی اور ان کے دور میں گڈ گورننس کی بنیاد مضبوط ہوئی۔ اب وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری اور ان کی ٹیم اس کام کو آگے بڑھا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نتیش کمار کی خدمات کے اعتراف میں اس پل کا نام 'نتیش سیتو' رکھا گیا ہے۔ تقریب کے دوران وزیر اعظم نے بہار میں تقریباً 34 ہزار 470 کروڑ روپے کے ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح کیا۔ سنگ بنیاد اور قوم کے نام وقف کیا۔

Rs.3/- Vol- 26 , Issue, 56 Sunday , November 22 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر (۲۶) شمارہ نمبر (۵۶) لکھنؤ، بروز اتوار ۲۱-نومبر ۲۰۲۶ء مطابق ۱۱/ جمادی الثانی ۱۴۴۸ھ صفحات-۸

'ہنرمند نوجوانوں کا روزگار اے آئی بھی نہیں چھین سکتا'

آئی ٹی آئی کے ہنرمند نوجوانوں کو بھی آئی آئی ٹی کے طلبہ کے برابر عزت ملنی چاہیے: پی ایم مودی، لکھنؤ میں پانچویں قومی ہنرمندی تقسیم اسناد تقریب، 52 قومی ٹاپرس اعزاز سے سرفراز، ماں کی آخری رسومات ادا کرنے کے بعد سی ایم یوگی بھی پہنچے



سی ایم یوگی کی والدہ کی آخری رسومات ادا کی گئیں

ہریدوار، 21 نومبر (بیان آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدیتیہ ناتھ کی والدہ ساوتری دیوی کی ہفتہ کے روز ہریدوار کے چندی دیوی گھاٹ پر ویدک منتروں کی اذانگی کے درمیان آخری رسومات ادا کی گئیں۔ ان کے چھوٹے بیٹے شیلیندر سنگھ بشٹ نے والدہ کو آگ دی۔ آنجہانی ساوتری دیوی کی آخری یاترا میں ان کے بڑے بیٹے یوگی آدیتیہ ناتھ، ان کے کئی کابینی ساتھی، اتراکھنڈ کے وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی اور ان کے کابینی رفقاء، تیرہ اکھاڑوں کے مہنت، سنت اور اتر پردیش و اتراکھنڈ کے کئی ارکان اسمبلی شریک ہوئے۔ یوگی آدیتیہ ناتھ نے بھی اپنی والدہ کے جسد خاکی کو کندھا دیا۔ وہ جمعہ کی شام ہی اپنے آبائی گاؤں پنچ تھے۔ اس دوران وہ گم سم نظر آئے۔ ہفتہ کی صبح اہل خانہ اور ملک بھر سے پہنچے والے لوگوں کے ساتھ ان کی والدہ کی آخری یاترا ہریدوار کے لیے روانہ ہوئی، جہاں وہ پہر سے قبل ان کے جسد خاکی کو آگ دے کر آخری رسومات ادا کی گئیں۔ پنچور گاؤں سے آخری یاترا شروع ہونے کے بعد راستے میں آنے والے گاؤں اور قصبوں کے لوگوں نے آخری یاترا کی گاڑی پر پھول برسا کر اپنی محبت کا اظہار کیا اور آنجہانی کو خراج عقیدت پیش کیا۔

لکھنؤ (نامہ نگار) وکست بھارت کی تعمیر میں نوجوانوں کی مہارت اور ہنرمندی کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ آئی ٹی آئی کے طلبہ کی طرح ہی آئی ٹی آئی کے تربیت یافتہ نوجوانوں کو بھی یکساں عزت ملنی چاہیے۔ لکھنؤ کے اندرا گاندھی پرتشٹھان میں پانچویں convocation اسکلز کانووکیشن سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر مودی نے نوجوانوں کو ہنر کی اہمیت سمجھاتے ہوئے کہا کہ مصنوعی ذہانت (اے آئی) بھی ہنرمند نوجوانوں سے روزگار نہیں چھین سکتی۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان صدیوں سے اپنے ہنر اور دستکاری کے لیے دنیا بھر میں پہچانا جاتا رہا ہے، لیکن غلامانہ ذہنیت کے باعث ہنر پر مبنی کام کو وہ عزت نہیں ملی جس کا وہ مستحق تھا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ آج انہیں خوشی ہے کہ ہنرمندی کے فروغ کے مرکز جیسٹ یونیورسٹی اسکلز کالج آف ایجوکیشن کو کمسال کالج کا درجہ ملا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ جب ملک آزادی کی صد سالہ تقریبات (2047) منا رہا ہوگا تب ہر چہرے پر خوشحالی ہوگی۔ ہر خاتون خود کفیل بن کر سماج کی قیادت کر رہی ہوگی۔ نوجوان خود روزگار، کسانوں کو خود کفالت اور مزدوروں کو باعزت اجرت فراہم کرنا ہمارا مقصد ہے۔ مسز مودی نے کہا کہ 2015 میں وزیر اعظم نے گیان پیٹھ میں رلدیو پتھ اسکلز ڈے کے موقع پر کہا تھا کہ ہمارے ملک کا آغاز کیا تھا اس کے ذریعے دنیا کی سب سے بڑی نوجوان افرادی قوت یعنی ہندوستانی نوجوانوں کی صلاحیتوں کو ایک پلیٹ فارم فراہم کر کے ان کے دلوں سے مایوسی اور نا امیدی دور کرنے کی کوشش کی گئی۔ وزیر اعظم مودی نے ہندوستانی دانشور نہ روایت کے اس قول کا ایسا کوئی مخصص نہیں جو انہی ہو، کی صرف اسے صحیح راستہ دکھانے والے کی ہے جو آگے بڑھانے کا کام کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہندوستان دنیا کا سب سے نوجوان ملک ہے اور اتر پردیش ہندوستان کی سب سے نوجوان ریاست ہے۔ یہاں سب سے زیادہ نوجوان آبادی ہیں۔ اتر پردیش نے 2017 کے بعد وزیر اعظم کے اسکل مشن کو تیزی سے آگے بڑھایا۔



ہندوستان دنیا کا سب سے نوجوان ملک، اتر پردیش ملک کی سب سے نوجوان ریاست ہے: بی ایم یوگی

لکھنؤ، 21 نومبر (بیان آئی) ہنرمند افرادی قوت کو وکست بھارت کی بنیاد قرار دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ یوگی آدیتیہ ناتھ نے ہفتہ کے روز کہا کہ اسکل انڈیا سے تربیت یافتہ نوجوان ہی 2047 کے ترقی یافتہ اور خود کفیل ہندوستان کی ریڑھ کی ہڈی بنیں گے جا رہے ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی موجودگی میں اندرا گاندھی پرتشٹھان میں منعقدہ پانچویں convocation اسکلز کانووکیشن میں تربیتی مراکز کے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلبہ کو اعزاز سے نوازنے کے موقع پر یوگی نے کہا کہ جب ملک آزادی کی صد سالہ تقریبات (2047) منا رہا ہوگا تب ہر چہرے پر خوشحالی ہوگی۔ ہر خاتون خود کفیل بن کر سماج کی قیادت کر رہی ہوگی۔ نوجوان خود روزگار، کسانوں کو خود کفالت اور مزدوروں کو باعزت اجرت فراہم کرنا ہمارا مقصد ہے۔ مسز مودی نے کہا کہ 2015 میں وزیر اعظم نے گیان پیٹھ میں رلدیو پتھ اسکلز ڈے کے موقع پر کہا تھا کہ ہمارے ملک کا آغاز کیا تھا اس کے ذریعے دنیا کی سب سے بڑی نوجوان افرادی قوت یعنی ہندوستانی نوجوانوں کی صلاحیتوں کو ایک پلیٹ فارم فراہم کر کے ان کے دلوں سے مایوسی اور نا امیدی دور کرنے کی کوشش کی گئی۔ وزیر اعظم مودی نے ہندوستانی دانشور نہ روایت کے اس قول کا ایسا کوئی مخصص نہیں جو انہی ہو، کی صرف اسے صحیح راستہ دکھانے والے کی ہے جو آگے بڑھانے کا کام کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہندوستان دنیا کا سب سے نوجوان ملک ہے اور اتر پردیش ہندوستان کی سب سے نوجوان ریاست ہے۔ یہاں سب سے زیادہ نوجوان آبادی ہیں۔ اتر پردیش نے 2017 کے بعد وزیر اعظم کے اسکل مشن کو تیزی سے آگے بڑھایا۔

اجین: شاہی مقبرے سمیت 12 سے زائد مساجد اور مزارات منہدم

عدالت جائے گی وقف کمیٹی



وقف کمیٹی کے صدر قاضی مولانا عارف ندوی نے الزام عائد کیا کہ ریلوے نے غلط طریقے سے مسجد قلندری، شاہی مقبرے، ایک درجن سے زائد مزارات اور متولی کے مکان کو منہدم کیا ہے۔

اجین (ایجنسی) سنگھستھ 2028 کی تیاریوں کے تحت اجین میں ریلوے نے ہفتے کی صبح بڑی کاروائی کی۔ صبح تقریباً 5 بجے ہوگر ریلوے اسٹیشن کے باہر پلیٹ فارم نمبر 8 کے قریب ریلوے کی زمین پر تعمیر کی گئی مسجد قلندری، شاہی مقبرے اور ایک درجن سے زائد مزارات سمیت دیگر تعمیرات کو 6 جے سی بی مشینوں کی مدد سے منہدم کر دیا گیا ہے۔ اس مہم کے ذریعے ریلوے نے تقریباً 15 ہزار مربع فٹ زمینوں کو خالی کرایا ہے۔ دوسری جانب وقف کمیٹی نے اس کاروائی کو غلط قرار دیتے ہوئے عدالت میں توہین عدالت کی عرضی دائر کرنے کی وارننگ دی ہے۔ ہفتہ کی صبح شروع کی گئی کاروائی کے دوران موقع پر سیکورٹی کے سخت انتظامات کیے گئے تھے۔ اس دوران 80 سے زائد آر پی ایف جوانوں کے ساتھ ہی آر پی ایف مختلف تھانوں کی پولیس فورس، ریلوے کے افسران اور انتظامیہ کی جانب سے ایس ڈی ایم پون باریا اور سی ایس پی دیپیش شاہنے بھی موجود رہیں۔ ریلوے کے پی آر او سمیش کمار اور آر پی ایف قلعہ انچارج راجیو اپادھیائے نے بتایا کہ یہ زمین ریلوے کی ہے۔ غیر قانونی قبضے سے متعلق ہائی کورٹ کی جانب سے اسے خارج کیے جانے اور ریلوے کے حق میں فیصلہ آنے کے بعد ہی یہ قدم اٹھایا گیا ہے۔ افسران کے مطابق ڈگریوں کو زیادہ اہمیت دی گئی اور جاتھ سے کام کرنے والے نوجوانوں کو کمتر سمجھا گیا۔ اس ذہنیت کو بدلنا ضروری ہے۔ مسٹر مودی نے کہا کہ کمپنیوں اور نوجوانوں کو چاہئے کہ ہنر کو اہمیت دیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی کاریگروں اور تکنیکی کام کرنے والے افراد کی ساکھ بڑھ رہی ہے۔ ایوننگی، قطار اور دھنی کے شاہی خاندان بھی ہندوستانی کاریگروں کے ہنر کی تعریف کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک کو ہر سال تقریباً 90 ہزار ہنرمند کاریگروں کی ضرورت ہے۔ حکومت نے ہنرمندی کے فروغ کے لیے پوزیشن قائم کرنے کے ساتھ آئی ٹی آئی میں جدید ٹیکنالوجی سے متعلق نصاب بھی شروع کیے ہیں۔ اے آئی کے باعث روزگار چھننے کے خدشات کے درمیان انہوں نے کہا کہ جس کے پاس مہارت اور ہنر ہے، اس کے لیے روزگار کے امکانات برقرار رہیں گے۔ کووڈ دور کی دیا کے دوران بھی ہنرمند کاریگروں کی افادیت سامنے آئی تھی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ 2014 کے بعد ایک دہائی میں ملک میں 5 ہزار نئی آئی ٹی آئی قائم کی گئی ہیں اور ان میں 5 لاکھ سے زیادہ نشستوں کا اضافہ ہوا ہے۔ آئی ٹی آئی میں لڑکیوں کی شمولیت دوگنی گنا بڑھ گئی ہے۔ ترقیتی اداروں میں بنیادی سہولتوں اور تدریسی عملے کی بہتری کے ساتھ ساتھ ہوبائی، سائبر سکیورٹی، سبز توانائی، بناتے کے ساتھ ساتھ ہوبائی، سائبر سکیورٹی، سبز توانائی، برقی گاڑیوں اور سی این سی ٹکنالوجی جیسے مستقبل کی ضروریات سے وابستہ شعبوں میں تربیت دی جارہی ہے۔

آپریشن سندور میں پاکستان کا ساتھ دینا چین کی حکمت عملی تھی: امریکی رپورٹ

ہندوستان کی بڑھتی معاشی اور فوجی طاقت کو اپنے لیے چیلنج سمجھتا ہے چین، ایل اے سی پر بھی فوجی سرگرمیاں بڑھائیں

واشنگٹن (ایجنسی) آپریشن سندور کے دوران پاکستان کی حمایت کو چین کی حکمت عملی کا حصہ تھا۔ چین ہندوستان کی بڑھتی معاشی اور فوجی طاقت کو اپنے لیے چیلنج سمجھتا ہے۔ امریکی کانگریشنل اینڈ ایگزیکٹو کمیشن کی رپورٹ میں یہ انکشاف کیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق ہندوستان چین کی بڑھتی طاقت کو کمزور کرنے کے لیے کئی محاذوں پر سرگرم ہے۔ اس مقصد کے تحت اس نے پاکستان کی مدد کی، لائن آف ایکچوئل کنٹرول (ایل اے سی) کے قریب اپنی فوجی سرگرمیاں بڑھائیں اور بھارت کا چین پر انحصار ہونے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ضروری اشیاء تک اپنی رسائی بھی بڑھائی۔ کمیشن نے کہا کہ بیجنگ نے ہندوستان کی فوجی صلاحیت میں اضافہ ہونے کی فراہمی میں بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ چین نے پاکستان کو فوجی ساز و سامان، انٹیلی جنس اور سیٹلائٹ تصاویر اور خفیہ معلومات بھی فراہم کی تھی جو اس نے ہندوستان کی فوجی نقل و حرکت کے بارے میں جمع کی تھی۔ کمیشن نے کہا کہ چین نے ہندوستان کی جانب سے سیٹلائٹ تصاویر اور خفیہ معلومات بھی فراہم کی تھی جو اس نے ہندوستان کی فوجی نقل و حرکت کے بارے میں جمع کی تھی۔ کمیشن نے کہا کہ چین نے ہندوستان کی جانب سے سیٹلائٹ تصاویر اور خفیہ معلومات بھی فراہم کی تھی جو اس نے ہندوستان کی فوجی نقل و حرکت کے بارے میں جمع کی تھی۔



واضح رہے کہ بھارتی فوج نے 7 مئی 2025 کو آپریشن سندور شروع کیا تھا۔ یہ کارروائی 22 اپریل 2025 کو وجموں و کشمیر کے پہلگام میں ہوئے دہشت گردانہ حملے کے جواب میں کی گئی تھی، جس میں 26 افراد ہلاک ہوئے تھے۔ رپورٹ کے مطابق اس تصادم کے دوران چین نے پاکستان کو فوجی مدد فراہم کی اور اپنی فوج کے لیے نئے ٹھکانے اور دیگر بنیادی سہولتیں تعمیر کر رہا ہے۔

آسمبلی انتخاب سے عین قبل اپیل رائے نے بی جے پی کو ویزا دردار دھچکا

سماجوادی پارٹی میں ہوئے شامل

لکھنؤ۔ اتر پردیش میں آئندہ سال اسمبلی انتخاب ہونے ہیں اور سبھی پارٹیاں زیادہ سے زیادہ ووٹرز کو اپنی طرف کھینچنے میں سرگرم دکھائی دے رہی ہیں۔ اس درمیان سیاسی لیڈران کا ایک پارٹی چھوڑ کر دوسری پارٹی میں شمولیت کا سلسلہ بھی جاری دیکھا جا رہا ہے۔ تازہ معاملہ بی جے پی لیڈر اپیل رائے کا ہے، جو بی ایس پی حکومت میں ریاستی وزیر رہ چکے ہیں۔ انھوں نے اچانک بی جے پی چھوڑ کر سماجوادی پارٹی کی رکنیت حاصل کر لی ہے۔ ان کے اس قدم سے اتر پردیش میں سیاسی ہلچل بڑھ گئی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ اسمبل رائے متوج مہنا کے قریبی تصور کیے جاتے ہیں۔ انھوں نے جولائی 2016 میں بی جے پی جوائن کی تھی۔ وہ الہ آباد یونیورسٹی طلبا یونین کے نائب سربراہ بھی رہ چکے ہیں۔ متو کے رہنے والے اپیل رائے مادھون اسمبلی سیٹ سے انتخاب لڑتے آئے ہیں۔ وہ ڈاکٹر گنگا پرساد اگروال یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر ششیدھر رائے کے چھوٹے بھائی ہیں۔ ان کے سماجوادی پارٹی میں شامل ہونے سے غازی پور اور متو کی سیاست میں نئے حالات دیکھنے کو مل سکتے ہیں۔ اسمبل رائے کے سماجوادی پارٹی میں شامل ہونے کے بعد سماجوادی پارٹی چیف اکھلیش یادو کا ردعمل بھی سامنے آیا ہے۔ انھوں نے بی جے پی پر طنز کستے ہوئے کہا ہے کہ اسمبل رائے مکمل چھوڑ کر ان کے ساتھ آگئے ہیں، جو اس بات کا اشارہ ہے کہ عوام بی جے پی حکومت کی وداعی کرنے والی ہے۔ اکھلیش کہتے ہیں کہ 'ہمارے یہاں وداعی پر براد رے راحد کہتے ہیں۔ اس بار عوام اس حکومت کی وداعی کرنے والی ہے۔ اس لیے یہ براد رے راحد وداعی والا ہے۔

'پہلے تشدد نے سینکڑوں گھر اجاڑے، اب زہریلی شراب اجاڑ رہی ہے'

منی پور میں زہریلی شراب سے اموات پر راہل کا سخت ردعمل



نئی دہلی۔ (ایجنسی) لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رہنما راہل گاندھی نے منی پور میں زہریلی شراب پینے کے باعث منی پور میں زہریلی شراب پینے کے باعث ہوئی اموات پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ اس واقعہ کو لے کر انہوں نے ریاست کی بی جے پی حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے اور اسے انتظامی لاپرواہی کا نتیجہ قرار دیا۔ اس حوالے سے انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ بھی لکھتے ہیں کہ ''منی پور میں زہریلی شراب کے باعث کئی لوگوں کی موت کی خبر انتہائی افسوسناک ہے۔ سوگوار خاندانوں کے تئیں اپنی گہری تعزیت کا اظہار کرتا ہوں اور مریضوں کی جلد صحت یابی کی امید کرتا ہوں۔ زہریلی شراب کا یہ واقعہ انتظامی لاپرواہی کا نتیجہ ہے۔ پہلے تشدد نے سینکڑوں گھر اجاڑ دیے، اب زہریلی شراب گھر اجاڑ رہی ہیں، لیکن حکومت اب بھی سو رہی ہے۔'' ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ ''قصورواروں کے خلاف فوری طور پر سخت کارروائی کی جائے اور متاثر خاندانوں کو بہتر علاج کے لیے ایمپھال منتقل کیا جائے۔''

ایک ہندی نیوز پورٹل پر شائع رپورٹ کے مطابق منی پور کے چنڈیل ضلع میں مبینہ طور پر زہریلی شراب پینے کے باعث 15 افراد کی موت ہوئی ہے جبکہ 180 سے زائد افراد کو اسپتال میں داخل کرانا پڑا ہے۔ اس واقعے کے بعد ریاستی حکومت نے متعلقہ ضلع میں الرٹ جاری کر دیا ہے اور پورے معاملے کی جانچ کے احکامات دے دیے ہیں۔ افسران کے مطابق یہ اموات 18 سے 20 نومبر کے درمیان بتائی گئی ہیں۔ متاثرین میں زیادہ تر مزدور طبقے سے تعلق رکھنے والے افراد شامل ہیں۔ ان میں سے کئی کو پیٹ میں شدید درد اور الٹی کی شکایت کے بعد ہسپتال لے جایا گیا تھا، جہاں ان کی موت ہو گئی۔ پولیس نے اس معاملے میں اب تک 4 افراد کو گرفتار کیا ہے۔ ان میں ایک شخص کو ایمپھال ایئرپورٹ سے گرفتار کیا گیا ہے، جو مبینہ طور پر زہریلی شراب کی سپلائی میں ملوث ہے۔ اس کے قبضے سے 1,000 بوتلیں برآمد ہوئی ہیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ملزم کے خلاف پہلے بھی کیس درج ہو چکے ہیں۔ پولیس کے مطابق ملزم کے خلاف پہلے بھی کیس درج ہو چکے ہیں۔ پولیس کے مطابق ملزم کے خلاف پہلے بھی کیس درج ہو چکے ہیں۔

حسینہ کی واپسی سے قبل پھر آگ میں جھلسا بنگلہ دیش

2 بی این پی لیڈر کے قتل کے بعد در جنوں گھر نذرِ آتش، حملوں میں ملوث افراد کے خلاف سخت کارروائی ہوگی: بنگلہ دیشی وزیر

ڈھاکہ (ایجنسی) بنگلہ دیش کی سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کی وطن واپسی کے اعلان کے بعد پورا ملک ایک بار پھر تشدد کی آگ میں جل اٹھا ہے۔ ہفتہ کو ژالہ ضلع میں تشدد بھڑک اٹھا، کالیا میں بنگلہ دیش نیشلسٹ پارٹی (بی این پی) کے 2 لیڈران کے قتل کے بعد کم از کم 50 گھروں اور کئی دکانوں کو آگ لگا دی گئی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق جن گھروں کو نشانہ بنایا گیا، وہ عوامی لیگ کے لیڈران اور کارکنوں کے تھے، جن میں پارٹی کے سابق رکن پارلیمنٹ کبیر الحق صمی کا گھر بھی شامل ہے۔ یہ تشدد ایسے وقت میں ہوا ہے جب سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کی ملک واپسی کے منصوبے سے پہلے پورے بنگلہ دیش میں سیاسی کشیدگی بڑھ گئی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق یہ حملے کالیا میونسپلٹی کے تحت آنے والے ضلع پراگاؤں میں ہوئے۔ کالیا فائر سروس اسٹیشن کے افسر ہمایوں کبیر نے بتایا کہ جمعہ کی شام تقریباً 4 بجے آگ لگنے کی اطلاع ملی، لیکن وہ فوری طور پر وہاں نہیں پہنچ سکے کیونکہ علاقے کی طرف جانے والی سڑکوں پر درخت گرے ہوئے تھے۔ فائر بریگیڈ کے اہلکاروں کو تقریباً 6 گھنٹے کے بعد پورا پہنچے۔ تب تک بیشتر گھر بھسم ہو چکے تھے۔ 50 سے زائد گھر جل کر خاک ہو گئے۔ بریدا بازار کی کئی دکانوں کو بھی آگ لگا دی گئی۔ نقصان ہونے والی املاک میں سابق رکن پارلیمنٹ کا آبائی گھر اور عوامی لیگ کے کئی مقامی لیڈران کے گھر شامل ہیں۔ فی الحال بنگلہ دیش میں عوامی لیگ پر پابندی عائد ہے۔ یہ تشدد فی الیر بی این پی لیڈران کی جانب سے منعقدہ ایک جلوس پر مبینہ حملے کے چند دن بعد ہوا۔ یہ جلوس عوامی لیگ کے ارکان کی مبینہ تشدد کی کارروائیوں کے خلاف نکالا گیا تھا اور اس حملے میں 3 افراد زخمی ہوئے تھے۔ ان میں بنگلہ دیش اسٹوڈنٹس لیگ کے صدر تنسین صدام نے ایکس پر اپنی پوسٹ میں الزام لگایا کہ بھلائے گئے گھر عوامی لیگ کے حامیوں کے تھے، جن میں سے کئی ہندو طبقے کے افراد تھے۔ دوسری جانب بنگلہ دیش کے وزیر خارجہ ہمایوں کبیر نے کہا کہ حالیہ آتش زنی اور پٹرول بم حملوں کے پیچھے جو لوگ ہیں، ان کے خلاف بنگلہ دیش سخت قانونی کارروائی کرے گا۔ انہوں نے ملک میں بڑھتی ہوئی سیاسی بے چینی کے درمیان تشدد کے لیے پابندی عائد عوامی لیگ سے وابستہ گروپوں کو موردِ الزام ٹھہرایا۔



حلقہ بندی پر حکومت کی عجلت کیوں؟ کانگریس نے اٹھائے سوال

مودی حکومت حد بندی کے ذریعے اکثریت حاصل کرنے کے چکر میں، لوک سبھا کی موجودہ نشستوں میں تبدیلی کے بغیر خواتین کو ریزرویشن دیا جائے: جے رام رمیش

نئی دہلی، (بیان آئی) کانگریس کے جنرل سکریٹری اور شعبہ مواصلات کے انچارج جے رام رمیش نے ہفتہ کے روز نریندر مودی حکومت پر الزام عائد کیا کہ وہ حلقہ بندی سے متعلق آئینی ترمیمی بل منظور کرانے کے لیے رکارڈ اکثریت حاصل کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے، جبکہ ابھی تک یہ بھی واضح نہیں ہے کہ مجوزہ قانون سازی میں کیا کچھ شامل ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے پر سیاسی جماعتوں کے ساتھ کوئی باضابطہ مشاورت بھی نہیں کی گئی ہے۔ جے رام رمیش نے ایکس پر اپنی پوسٹ میں لکھا کہ 17 اپریل 2026 کو سماجی بل منسوخ کیے جانے کے بعد کی کوچی یہ معلوم نہیں ہے کہ نئے بل میں کیا تجاویز شامل ہوں گی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت نے اس معاملے پر سیاسی جماعتوں کے ساتھ سنجیدہ اور مفاہمت پر مبنی بات چیت شروع نہیں کی ہے۔ یہاں تک کہ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے کی جانب سے وزیر اعظم کو چار خطوط لکھے جانے کے باوجود حکومت نے کل جماعتی اجلاس بھی طلب نہیں کیا ہے۔ جے رام رمیش نے کہا کہ حلقہ بندی ایک وسیع آئینی اور سیاسی عمل ہے، جو پارلیمنٹ میں نمائندگی کے موجودہ ڈھانچے کو بنیادی طور پر تبدیل کر سکتا ہے۔ اس لیے اس معاملے میں جلد بازی کے بجائے وسیع پیمانے پر مشاورت اور تمام سیاسی جماعتوں کے درمیان اتفاق رائے پیدا کرنا ضروری ہے۔ ان کے مطابق غیر یقینی صورت حال کے درمیان قانون کو زبردستی منظور کرانے کی کوشش مناسب نہیں ہے۔



مجوزہ قانون سازی کے بارے میں وضاحت نہ ہونے پر سوال اٹھاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ 17 اپریل 2026 کو سماجی بل منسوخ کیے جانے کے بعد کی کوچی یہ معلوم نہیں ہے کہ نئے بل میں کیا تجاویز شامل ہوں گی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت نے اس معاملے پر سیاسی جماعتوں کے ساتھ سنجیدہ اور مفاہمت پر مبنی بات چیت شروع نہیں کی ہے۔ یہاں تک کہ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے کی جانب سے وزیر اعظم کو چار خطوط لکھے جانے کے باوجود حکومت نے کل جماعتی اجلاس بھی طلب نہیں کیا ہے۔ جے رام رمیش نے کہا کہ حلقہ بندی ایک وسیع آئینی اور سیاسی عمل ہے، جو پارلیمنٹ میں نمائندگی کے موجودہ ڈھانچے کو بنیادی طور پر تبدیل کر سکتا ہے۔ اس لیے اس معاملے میں جلد بازی کے بجائے وسیع پیمانے پر مشاورت اور تمام سیاسی جماعتوں کے درمیان اتفاق رائے پیدا کرنا ضروری ہے۔ ان کے مطابق غیر یقینی صورت حال کے درمیان قانون کو زبردستی منظور کرانے کی کوشش مناسب نہیں ہے۔



ایران کا جوہری ذخیرہ ملک سے باہر منتقل نہ کرنے کا اعلان

عراقچی کی امریکہ کو مذاکرات کی پیشکش، قومی مفادات پر سمجھوتے سے انکار



تہران، 21 نومبر (ایوان آئی) ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے کہا ہے کہ تہران امریکہ کے ساتھ عارضی مذاکرات کے لیے تیار ہے، لیکن وہ ایسا کوئی معاہدہ قبول نہیں کرے گا جو ایران کے قومی وقار، مفادات یا ان کے بقول میدانِ جنگ میں حاصل کی گئی کامیابیوں پر سمجھوتہ کرے۔ مسٹر عراقچی نے روزنامہ ایران ڈیلی کو دیے گئے ایک انٹرویو میں کہا کہ ایران ایک ’’باعزت اور باوقار معاہدے‘‘ کا خواہاں ہے جو شوشی کے ریہ پاخانے کو شیشی بنانے اور ایک اور جنگ کو روکے۔ انہوں نے کہا کہ ’’نہ جنگ، نہ ایٹمی کی موجودہ صورتحال ناپسندیدہ ہے اور اسے صرف جنگ یا بمباری کے ذریعے ہی حل کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ تہران سفارت کاری کے حق میں ہے بشرطیکہ اس کے قومی مفادات اور سلامتی کا تحفظ کیا جائے۔ ایران نے کسی سابقہ سفارتی اقدام کی وضاحت کرتے ہوئے مسٹر عراقچی نے کہا کہ تہران نے ایک سات روزہ منصوبہ پیش کیا تھا جس میں اسلام آباد مفاہمت کی یادداشت (ایم او یو) کے تحت امریکی دعدے شامل تھے، جن میں اضافی پابندیوں کا خاتمہ اور آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کے انتظامات شامل تھے۔ قطر سمیت ثالثوں کے ذریعے ہونے والی بات چیت کے بعد اس تجویز کو مختصر کر کے دو روزہ منصوبے میں تبدیل کر دیا گیا۔ نظریاتی شبہ انتظام کے تحت، امریکہ سے توقع کی جارہی تھی کہ وہ پہلے دن اپنے دعدے پورے کرے گا، جبکہ ایران دوسرے دن آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولے گا، جب ایک جامع معاہدے پر مذاکرات شروع ہوں گے۔ تاہم، انہوں نے کہا کہ واشنگٹن نے اس تجویز کو قبول نہیں کیا۔ مسٹر عراقچی نے موقف اختیار کیا کہ اگر امریکہ تہیدی کا مظاہرہ کرے اور اعتماد سازی کے اقدامات اٹھائے تو ساتھ ہی تجویز اب بھی مذاکرات کی بنیاد بن سکتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایران اپنی شرائط کے دفاع پر، بشمول ماہرین کی سطح پر، بات چیت کے لیے ہر دستور تیار ہے۔ 60 فیصد تک افزودہ تقریباً 400 کلوگرام یورینیم کے ایرانی ذخیرے کے بارے میں وزیر خارجہ نے کہا کہ ایک باعزی طور پر قابل قبول فارمولا طے کیا جا سکتا ہے، لیکن اس بات پر زور دیا کہ

ایران کے خلاف مشترکہ حملوں کا خواہاں اسرائیل، ٹرمپ نے تاحال فیصلہ نہیں کیا



تل ابیب، 21 نومبر (ایوان آئی): اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کی جانب سے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ پر ایران کے خلاف دوبارہ فوجی کارروائی کرنے کے لیے دباؤ ڈالنے کی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔ رپورٹس کے مطابق اسرائیل ایران کے میزائل پروگرام، جوہری سرگرمیوں اور خطے میں اس کے اثر و رسوخ کو اپنے لیے خطرہ سمجھتا ہے اور ان خطرات کو روکنے کے لیے مزید سخت اقدامات کا خواہاں ہے۔ اطلاعات کے مطابق نیتن یاہو چاہتے ہیں کہ امریکہ اور اسرائیل ایران کے خلاف مشترکہ طور پر چار سے سات روز تک فضائی حملوں کی مہم چلائیں۔ اسرائیلی حکام کا موقف ہے کہ ایران اپنے میزائل سسٹم کی تیاری اور فوجی صلاحیتوں کو تیزی سے بحال کر رہا ہے، جبکہ حساس فوجی اور جوہری تنصیبات کو زیر زمین منتقل کرنے کے منصوبے پر بھی کام کر رہا ہے۔ اس سلسلے میں اسرائیلی خفیہ ادارے موساد کے سربراہ رومن گوفمین نے واشنگٹن کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے امریکی حکام کو ایران سے متعلق خفیہ اور ممکنہ اہداف پر مبنی معلومات پیش کیں۔ اسی دوران صدر ٹرمپ نے تاحال نئے حملوں کے بارے میں کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا ہے۔

جوہری مواد کو ملک سے باہر منتقل نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ذخیرے سے متعلق کوئی بھی انتظام ایران کے قومی مفادات اور تقاضوں کے مطابق ہونا چاہیے اور اسے مذاکرات میں دیگر مسائل سے الگ کر کے نہیں دیکھا جا سکتا۔ ایران کے جوہری نظریے (نیوکلیئر ڈاکٹرائن) میں مکمنہ تبدیلی پر جاری بحث پر تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر عراقچی نے کہا کہ موجودہ پالیسی برقرار رکھنے اور حالیہ پیش رفت کے پیش نظر اس پر نظرثانی کرنے، دونوں کے حق میں

ایران کے خلاف طویل فوجی تعیناتی سے امریکی جنگی تیاری متاثر ہونے کا خدشہ، سینٹکام کی وارننگ



واشنگٹن، 21 نومبر (ایوان آئی): امریکی سینٹرل کمانڈ (سینٹکام) نے ٹرمپ انتظامیہ کو خبردار کیا ہے کہ ایران کے خلاف فوجی تعیناتی طویل ہونے کی صورت میں امریکی افواج کی جنگی تیاری اور دنیا کے دیگر حصوں میں کارروائی کرنے کی صلاحیت متاثر ہو سکتی ہے۔ برطانوی اخبار فنانشل ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق سینٹکام نے امریکی حکام کو آگاہ کیا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں فوجی موجودگی اور بڑے پیمانے پر تعیناتی کو دہسر کے بعد بھی برقرار رکھنے سے فوجی وسائل اور دفاعی تیاریوں پر دباؤ بڑھ سکتا ہے۔ یہ تعیناتی تقریباً ایک سال سے جاری ہے۔ رپورٹ میں معاملے سے واقف تین افراد کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ امریکی فوجی منصوبہ سازوں کو خدشہ ہے کہ مسلسل تعیناتی سے مالی وسائل اور جنگی صلاحیت متاثر ہوگی، جس کے نتیجے میں امریکہ کو دنیا کے دوسرے حصوں میں ممکنہ خطرات سے نمٹنے میں مشکلات پیش آسکتی ہیں۔

رہے۔ البتہ، انہوں نے واضح کیا کہ ایران کا سرکاری جوہری نظریہ بدستور برقرار ہے۔ خطے میں بڑھتی ہوئی کشیدگی اور امریکی افواج کی موجودگی کے حوالے سے مسٹر عراقچی نے کہا کہ تہران ایک اور فوجی تصادم کے حق میں نہیں ہے اور اس کا ماننا ہے کہ مذاکراتی حل ہی آگے بڑھنے کا واحد پائیدار راستہ ہے۔ انہوں نے ان باتوں پر زور دیا کہ کسی بھی معاہدے میں سنے تصادم کے خلاف ضمانتیں ہونی چاہئیں، اور اس معاہدے کی افادیت پر سوال اٹھایا جسے مخبتوں کے اندر پامال کر دیا جائے اور دشمنی دوبارہ شروع ہو جائے۔ علاقائی سفارتی کوششوں، بالخصوص عمان قطر کی قیادت میں ہونے والی کاوشوں کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر عراقچی نے کہا کہ مغربی ایشیا کے مسائل کا حل بار بار کے تصادم، معاشی ناکہ بندی اور پابندیوں کے بجائے دیرپا امن

ایران پالیسی پر ٹرمپ اور وینس کے اختلافات کی قیاس آرائیاں تیز

واشنگٹن، 21 نومبر (ایوان آئی): امریکی نائب صدر جے ڈی وینس نے کہا ہے کہ ایران پر فوجی حملے کا فیصلہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کیا تھا اور بطور نائب صدر ان کے ذمہ داری صدر کے فیصلوں کی حمایت کرنا ہے۔ تاہم انہوں نے یہ واضح کرنے سے گریز کیا کہ اگر فیصلہ ان کے اپنے اختیار میں ہوتا تو کیا وہ بھی ایران پر حملوں کی مخالفت کرتے۔ خبر رساں ادارے رائٹرز کے مطابق وینس نے وائٹ ہاؤس میں صدر ٹرمپ کے ہمراہ صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ایران پر فردمی میں حملے کا فیصلہ صدر نے کیا تھا اور ان کا کام امریکی صدر کی حمایت کرنا ہے۔ وینس نے کہا کہ ایران کو جوہری ہتھیار حاصل کرنے سے روکنا امریکہ کے لیے انتہائی اہم ہے۔ ان کے مطابق اگر ایران جوہری ہتھیار حاصل کر لیتا تو وہ نہ صرف علاقائی سطح پر دباؤ ڈالنے کے لیے استعمال کر سکتا ہے بلکہ اس سے بڑے پیمانے پر جوابی نقصان کا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔ تاہم جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا وہ بھی صدر ٹرمپ کی طرح ایران پر حملے کا فیصلہ کرتے تو انہوں نے براہ راست جواب نہیں دیا۔ انہوں نے کہا کہ ایک بار پھر کہا کہ یہ فیصلہ صدر کا اختیار ہے اور ہر طرح واضح کر چکے ہیں کہ ضرورت پڑنے پر وہ یہی اقدام دوبارہ کریں گے۔ وینس کا یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب انہوں نے حال ہی میں مڈیسکن پارٹی کی سالانہ کنونشن سے خطاب کیا تھا، جہاں ان کا استقبال نسبتاً سرد رہا تھا۔ اس کنونشن میں ایران پر حملوں کی حمایت کرنے والے کئی ریپبلکن ارکان کانگریس کی جانب سے تنقید کا نشانہ بنے تھے۔ ان میں سینیٹر مارجوری ٹیلر گرین بھی شامل ہیں، جنہوں نے ویک اینڈ پر ایران پر حملوں کو ’’مکمل طور پر غلط‘‘ قرار دیا تھا۔ ان کے مطابق ایران کے جوہری پروگرام کو ماضی میں ہی ختم کیا جا چکا تھا اور اس پر دوبارہ حملے کا کوئی جواز نہیں بنتا۔ ان کا کہنا تھا کہ ایران کے ساتھ جنگ کا فیصلہ کانگریس کی منظوری کے بغیر کیا گیا، جو آئینی طور پر غلط ہے۔ ان کے بقول ایران کے ساتھ جنگ کا فیصلہ کانگریس کی منظوری کے بغیر کیا گیا، جو آئینی طور پر غلط ہے۔ ان کے بقول ایران کے ساتھ جنگ کا فیصلہ کانگریس کی منظوری کے بغیر کیا گیا، جو آئینی طور پر غلط ہے۔

یورینیم تنازع پر امریکہ ایران مذاکرات تعطل کا شکار

ثالثوں کا نئے فوجی تصادم کا انتباہ: رپورٹ



تہران: تہران کے افزودہ یورینیم کے ذخیرے سے متعلق اختلافات کی وجہ سے امریکہ اور ایران کے مذاکرات رک گئے ہیں، جب کہ ثالثوں نے خبردار کیا ہے کہ وہ مشرق وسطیٰ میں عسکری تصادم کی واپسی کو روکنے کی ضمانت نہیں دے سکتے۔ العربیہ الگلش نے ایک سینئر ذریعے کے حوالے سے رپورٹ کیا کہ واشنگٹن ایران سے واضح روڈ میپ اور تحریری ضمانتوں پر اصرار کر رہا ہے کہ وہ اپنے افزودہ یورینیم کے ذخیرے کو ختم کر دے گا اور مستقبل میں یورینیم کی افزودگی دوبارہ شروع کرنے سے گریز کرے گا۔ تاہم، رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ثالثوں کی جانب سے اختلافات کو دور کرنے کے لیے پیش کی گئی متعدد تجاویز کے باوجود دونوں فریق اس مسئلے پر اپنے سخت موقف پر قائم ہیں۔ یہ مذاکرات قطر، واشنگٹن اور تہران کے درمیان جاری کشیدگی کے دوران سامنے آئے ہیں، جہاں دونوں ممالک ایٹمی تنازعہ کے بعد سے خفیہ اور کھلی جنگ کے متحمل نہیں ہیں اور ایران کی جوہری پروگرام کے مستقبل کے حوالے سے کسی مفاہمت پر نہیں پہنچ سکے ہیں۔ دریں اثنا امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے دوٹوک اعلان کیا ہے کہ وہ ایران کو جوہری ہتھیار حاصل کرنے سے روکنا امریکہ کے لیے انتہائی اہم ہے۔ ان کے مطابق اگر ایران جوہری ہتھیار حاصل کر لیتا ہے تو وہ نہ صرف علاقائی سطح پر دباؤ ڈالنے کے لیے استعمال کر سکتا ہے بلکہ اس سے بڑے پیمانے پر جوابی نقصان کا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔ تاہم جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا وہ بھی صدر ٹرمپ کی طرح ایران پر حملے کا فیصلہ کرتے تو انہوں نے براہ راست جواب نہیں دیا۔ انہوں نے کہا کہ ایک بار پھر کہا کہ یہ فیصلہ صدر کا اختیار ہے اور ہر طرح واضح کر چکے ہیں کہ ضرورت پڑنے پر وہ یہی اقدام دوبارہ کریں گے۔ وینس کا یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب انہوں نے حال ہی میں مڈیسکن پارٹی کی سالانہ کنونشن سے خطاب کیا تھا، جہاں ان کا استقبال نسبتاً سرد رہا تھا۔ اس کنونشن میں کئی ریپبلکن ارکان کانگریس کی جانب سے تنقید کا نشانہ بنے تھے۔ ان میں سینیٹر مارجوری ٹیلر گرین بھی شامل ہیں، جنہوں نے ویک اینڈ پر ایران پر حملوں کو ’’مکمل طور پر غلط‘‘ قرار دیا تھا اور کہا تھا کہ ایران کے ساتھ جنگ کا فیصلہ کانگریس کی منظوری کے بغیر کیا گیا، جو آئینی طور پر غلط ہے۔ ان کے بقول ایران کے ساتھ جنگ کا فیصلہ کانگریس کی منظوری کے بغیر کیا گیا، جو آئینی طور پر غلط ہے۔

اینتھر وپک کے خلاف سان فرانسسکو میں احتجاج، اے آئی سے انسانی سلامتی کو خطرہ قرار

مظاہرین کا خود کو بہتر بنانے والی اے آئی پر پابندی اور ترقی کی رفتار کم کرنے کا مطالبہ



سان فرانسسکو، 21 نومبر (ایوان آئی): مصنوعی ذہانت (اے آئی) کی معروف کمپنی اینتھروپک کے خلاف امریکی شہر سان فرانسسکو میں احتجاج کیا گیا، جہاں مظاہرین نے الزام عائد کیا کہ کمپنی زیادہ طاقتور اے آئی ماڈلز تیار کرنے کی دوڑ میں انسانی سلامتی کو خطرے میں ڈال رہی ہے۔ خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق جمعرات کو تقریباً 100 افراد نے ہاتھ میں پلے کارڈز اور بینرز اٹھائے باہر جمع ہو کر اینتھروپک کے دفاتر کے باہر مظاہرہ کیا۔ یہ احتجاج اسی روز ہوا جب کمپنی نے اسٹاک مارکیٹ میں ابتدائی عوامی پیشکش (آئی پی او) کے ذریعے سرمایہ کاروں کے لیے اپنے حصص پیش کیے۔ مظاہرین نے ریگزار سوئلف امپروومنٹ پروجیکٹ کے نام سے مرتبا ہونے والے مظاہرے میں اے آئی کو روکنے کا مطالبہ کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ کمپنی ایسی ٹیکنالوجی سے متاثر ہے جس کے بارے میں خود اس کے ذمہ داروں کی تسلیم کرتے ہیں کہ اس سے زمین پر زندگی، بالخصوص انسانی زندگی کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ اس پیغام کے ساتھ کہ ’’ہم اینتھروپک کو خطرہ قرار دینے والے اے آئی ٹیکنالوجی تیار کرنے والے واحد ادارے نہیں ہیں۔ ہم اس شعبے میں کام کرنے والے ہر ادارے کو خطرہ قرار دیتے ہیں۔‘‘ مظاہرین کا کہنا تھا کہ ان کا مقصد کسی ایک کمپنی کو نشانہ بنانا نہیں بلکہ پوری صنعت کی سمت تبدیل کرنا ہے۔ ان کے مطابق اے آئی کمپنیاں اس وقت ایک ایسی دوڑ میں مصروف ہیں جس میں ہر ادارہ دوسرے سے پہلے زیادہ طاقتور ماڈل متعارف کرانا چاہتا ہے، چاہے اس کے لیے حفاظتی اقدامات کو نظر انداز ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔ مظاہرین کا کہنا تھا کہ اس رویے کی وجہ سے پوری انسانیت کو سنگین خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ 72 سالہ سابق الائیرین ناٹل ایبٹ نے احتجاج کے دوران کہا کہ کمپنی ایسی ٹیکنالوجی سے متاثر ہے جس کے بارے میں خود اس کے ذمہ داروں کی تسلیم کرتے ہیں کہ اس سے زمین پر زندگی، بالخصوص انسانی زندگی کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ ان ایبٹس نے کہا کہ ’’ہم اینتھروپک کو خطرہ قرار دینے والے اے آئی ٹیکنالوجی تیار کرنے والے واحد ادارے نہیں ہیں۔ ہم اس شعبے میں کام کرنے والے ہر ادارے کو خطرہ قرار دیتے ہیں۔‘‘ مظاہرین کا کہنا تھا کہ ان کا مقصد کسی ایک کمپنی کو نشانہ بنانا نہیں بلکہ پوری صنعت کی سمت تبدیل کرنا ہے۔ ان کے مطابق اے آئی کمپنیاں اس وقت ایک ایسی دوڑ میں مصروف ہیں جس میں ہر ادارہ دوسرے سے پہلے زیادہ طاقتور ماڈل متعارف کرانا چاہتا ہے، چاہے اس کے لیے حفاظتی اقدامات کو نظر انداز ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔ مظاہرین کا کہنا تھا کہ اس رویے کی وجہ سے پوری انسانیت کو سنگین خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ 72 سالہ سابق الائیرین ناٹل ایبٹ نے احتجاج کے دوران کہا کہ کمپنی ایسی ٹیکنالوجی سے متاثر ہے جس کے بارے میں خود اس کے ذمہ داروں کی تسلیم کرتے ہیں کہ اس سے زمین پر زندگی، بالخصوص انسانی زندگی کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ ان ایبٹس نے کہا کہ ’’ہم اینتھروپک کو خطرہ قرار دینے والے اے آئی ٹیکنالوجی تیار کرنے والے واحد ادارے نہیں ہیں۔ ہم اس شعبے میں کام کرنے والے ہر ادارے کو خطرہ قرار دیتے ہیں۔‘‘ مظاہرین کا کہنا تھا کہ ان کا مقصد کسی ایک کمپنی کو نشانہ بنانا نہیں بلکہ پوری صنعت کی سمت تبدیل کرنا ہے۔ ان کے مطابق اے آئی کمپنیاں اس وقت ایک ایسی دوڑ میں مصروف ہیں جس میں ہر ادارہ دوسرے سے پہلے زیادہ طاقتور ماڈل متعارف کرانا چاہتا ہے، چاہے اس کے لیے حفاظتی اقدامات کو نظر انداز ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔ مظاہرین کا کہنا تھا کہ اس رویے کی وجہ سے پوری انسانیت کو سنگین خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔

فرانس میں مہنگائی کے خلاف احتجاج کا چھٹا مرحلہ شروع، مظاہروں کی اپیل

یلو ویسٹ تحریک اور ٹریڈ یونینز میدان میں، اجرتوں میں اضافے کا مطالبہ



پیرس، 21 نومبر (ایوان آئی): فرانس میں مہنگائی کے خلاف ہفتے کو احتجاجی تحریک کا چھٹا مرحلہ شروع ہونے جارہا ہے۔ ٹریڈ یونینز نوجوانوں کی تنظیموں اور یلو ویسٹ تحریک نے مظاہروں کی اپیل کی ہے۔ یہ احتجاج یورپ کے مختلف ممالک میں پھیلنے والی مہنگائی تحریک کا حصہ ہے، تاہم حالیہ دنوں میں اس کی شدت میں کمی آئی ہے۔ یلو ویسٹ تحریک، جو 2018 میں فرانس میں ساحلی احتجاج کے طور پر شروع ہوئی تھی، نے احتجاج کے اس چھٹے مرحلے کا اعلان کیا ہے۔ اس دوران یورپ بھر کی ٹریڈ یونینز اور راہنمائی حقوق کے لیے کام کرنے والی تنظیموں نے بھی تین روز مشترکہ احتجاج کی اپیل کی ہے، جو ہفتے سے اتوار تک جاری رہے گا۔ فرانس کی جنرل کنفیڈریشن آف لیبر کی سیکریٹری جنرل صوفی بینے نے خبر رساں ادارے اے ایف پی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ تہیر کے آخر سے جاری احتجاجی تحریک اب یورپی سطح پر پھیل چکی ہے، جو اتحادی راہ پیش رفت ہے۔ ان کے مطابق یورپی یونین کے مختلف ممالک میں ہڑتالیں اور مظاہرے ہو رہے ہیں، جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ یہ تحریک ایک عالمی تحریک بن چکی ہے۔ ان کے مطابق یہ تحریک اب یورپی یونین کے ہر ملک میں موجود ہے اور اس کا مقصد یورپی یونین کے ہر ملک میں اجرتوں میں اضافہ اور سماجی انصاف کا حصول ہے۔ ان کے مطابق یہ تحریک اب یورپی یونین کے ہر ملک میں موجود ہے اور اس کا مقصد یورپی یونین کے ہر ملک میں اجرتوں میں اضافہ اور سماجی انصاف کا حصول ہے۔ ان کے مطابق یہ تحریک اب یورپی یونین کے ہر ملک میں موجود ہے اور اس کا مقصد یورپی یونین کے ہر ملک میں اجرتوں میں اضافہ اور سماجی انصاف کا حصول ہے۔

یمنی فوج کی حوثیوں کے خلاف 24 گھنٹے سے بھی کم وقت میں 854 کارروائیاں، 193 ہلاک یا زخمی

صنعاء، 21 نومبر (ایوان آئی): یمن کی سرکاری فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے گزشتہ 24 گھنٹے سے بھی کم عرصے میں حوثی باغیوں کے خلاف 854 فوجی کارروائیاں کی ہیں، جن میں تقریباً 193 حوثی ہلاک یا زخمی ہوئے ہیں۔ فوج کے مطابق یہ کارروائیاں ملک کے مختلف علاقوں میں فجر سے لے کر سہ پہر تک کی گئیں۔ یمنی فوج کے فوجی ترجمان کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا کہ کارروائیوں کے دوران حوثیوں کے مراکز اور ٹھکانوں کو نشانہ بنایا گیا۔ یہ حملے عوامی مزاحمت کاروں کے تعاون سے کیے گئے۔ ترجمان کے مطابق کارروائیوں میں 31 مقامات پر بمباری، 91 مقامات پر ڈرون حملے، 45 راکٹ حملے اور 687 مقامات پر توپ خانے سے گولہ باری کی گئی۔ ان کارروائیوں میں حوثیوں کی 81 عسکری گاڑیوں کو بھی نقصان پہنچایا گیا۔ تعز، الجوف اور مارب کے مختلف علاقوں میں حوثیوں کی چوکیوں اور قلعہ بند پوزیشنوں کو نشانہ بنایا گیا۔ صوبہ تعز میں فوج اور عوامی مزاحمت کاروں کے مشترکہ حملے جاری رکھے گئے، جن میں حوثیوں کے ٹھکانوں کو ہدف بنایا گیا۔ جنوبی علاقوں میں جوابی کارروائیاں بھی کی گئیں۔ بیان میں کہا گیا کہ اتحادی افواج کی مدد سے الحدیدہ، بندرگاہ اور صنعاء میں حوثیوں کے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا گیا۔ فوجی ترجمان کے مطابق ان مقامات پر حوثیوں نے عسکری مقاصد کے لیے ورکشاپس قائم کر رکھی تھیں، جہاں ڈرون اور بیلسٹک میزائل تیار کیے جاتے تھے۔ ترجمان نے دعویٰ کیا کہ ان ٹھکانوں میں کارروائیوں سے قبل شہریوں کو علاقے خالی کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔ یمنی فوجی ترجمان نے حوثیوں پر شہری بنیادی ڈھانچے کو استعمال کر کے شہریوں کے خلاف ہتھیار استعمال کرنے کا الزام عائد کیا۔ انہوں نے کہا کہ فوج کی کوشش ہے کہ باب المندب اور بحیرہ احمر کے علاقوں میں بحری تجارت کو لاحق خطرات کا خاتمہ کیا جائے۔

بریگزٹ کے بعد برطانیہ، یورپی یونین سے نئے معاہدوں پر اتفاق

تجارت، نوجوانوں اور معیشت کو ملیں گے نئے مواقع



لندن، 21 نومبر (یوین آئی) برطانیہ اور یورپی یونین نے بریگزٹ کے بعد کی تجارتی رکاوٹوں کو کم کرنے، کاروبار اور صارفین کے اخراجات گھٹانے اور نوجوانوں کے لیے مواقع بحال کرنے کے مقصد سے تین بڑے معاہدوں کے پیکج پر اتفاق کر لیا ہے اور وزیر اعظم اینڈی برنہم اگلے ہفتے پارلیمنٹ میں ان معاہدوں کے نفاذ کے لیے قانون سازی پیش کرنے والے ہیں۔ برسلز میں منعقدہ برطانیہ۔یورپی یونین سربراہ اجلاس میں حتمی شکل دیے گئے یہ معاہدے خوراک، پودوں اور انیمل پروڈکٹس کی تجارت، اخراج کاربن کے تجارتی نظام (ایمیشنز ٹریڈنگ سسٹم) کو ہم آہنگ کرنے اور نوجوانوں کی باہمی نقل و حرکت سے متعلق ہیں۔ دونوں فریقین نے تجرت (مائیگریشن) سرحدی سلامتی اور دفاع پر قریبی تعاون کا بھی عزم ظاہر کیا ہے، جو برطانیہ کی جانب سے بلاک سے علیحدگی کے حق میں ووٹ دینے کے تقریباً ایک دہائی بعد تعلقات کی بحالی کی جانب اہم قدم ہے۔ برطانوی حکومت کا اندازہ ہے کہ اس پیکج سے 2040 تک ملک کی معیشت میں 5.0 فیصد اضافہ ہو سکتا ہے، جو سالانہ تقریباً 17 ارب پاؤنڈ کے برابر ہے۔ مسٹر برنہم نے ان معاہدوں کو یورپ کے ساتھ برطانیہ کے تعلقات کا ایک نیا باب قرار دیتے ہوئے کہا کہ قریبی تعاون سے کاروبار، گھرانوں اور نوجوانوں کو فائدہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ’’بریگزٹ کے دس سال بعد، آج ہم ایک نیا باب کھول رہے ہیں۔ ایک ایسے برطانیہ کے ساتھ جو یورپ کے زیادہ قریب ہے، ہم ایک ٹوٹے ہوئے جوڑ کی بہتر بنا رہے ہیں۔‘‘ مسٹر برنہم نے مزید کہا کہ ’’یہ معاہدہ ہمیں فریقین کے لیے سود مند ہے۔ یہ کاروبار کے اخراجات کم کرتا ہے، ہفتہ وار خریداری کے اخراجات میں بچت کا باعث بنتا ہے اور نوجوانوں کے لیے نئے مواقع پیدا کرتا ہے۔‘‘ انہوں نے کہا کہ بدلتے ہوئے جغرافیائی سیاسی اور معاشی ماحول، بشمول یوپ میں جاری جنگ اور زیادہ شدید عالمی مسابقت نے فریقین کو مجبور کیا ہے کہ وہ ’’ماضی کی تلخیوں کو پیچھے چھوڑ کر مستقبل پر توجہ دیں۔‘‘ برطانیہ کے وزیر خزانہ ریچل ریوز نے کہا کہ ’’ہم نے ایک ایسا معاہدہ کیا ہے جو ہمارے کاروبار کے لیے لاگت کم کرے گا، ہمارے نوجوانوں کو مواقع دے گا اور ہمارے ملک کو مضبوط بنائے گا۔‘‘ یورپی یونین کی صدر ارسلا وان ڈر لیین نے کہا کہ ’’ہم نے ایک ایسا معاہدہ کیا ہے جو ہمارے شہریوں کو براہ راست فائدہ پہنچائے گا۔ ہم نے ایک ایسا معاہدہ کیا ہے جو ہمارے کاروبار کے لیے لاگت کم کرے گا۔ ہم نے ایک ایسا معاہدہ کیا ہے جو ہمارے نوجوانوں کو مواقع دے گا۔ ہم نے ایک ایسا معاہدہ کیا ہے جو ہمارے ملک کو مضبوط بنائے گا۔‘‘ یورپی یونین کی صدر ارسلا وان ڈر لیین نے کہا کہ ’’ہم نے ایک ایسا معاہدہ کیا ہے جو ہمارے شہریوں کو براہ راست فائدہ پہنچائے گا۔ ہم نے ایک ایسا معاہدہ کیا ہے جو ہمارے کاروبار کے لیے لاگت کم کرے گا۔ ہم نے ایک ایسا معاہدہ کیا ہے جو ہمارے نوجوانوں کو مواقع دے گا۔ ہم نے ایک ایسا معاہدہ کیا ہے جو ہمارے ملک کو مضبوط بنائے گا۔‘‘

سعودی اتحاد کا جازان کی جانب داغے گئے حوثیوں کے دو بیلسٹک میزائل تباہ کرنے کا دعویٰ



ریاض، 21 نومبر (ایوان آئی): سعودی عرب کی قیادت میں یمن کی آئینی حکومت کی بحالی کے لیے قائم فوجی اتحاد نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کے فضائی دفاعی نظام نے جازان کے علاقے کی جانب حوثی ملیشیا کے داغے گئے دو بیلسٹک میزائلوں کو روک کر تباہ کر دیا ہے۔ اتحادی افواج کے ترجمان میجر جنرل رکن ترکی المالکی نے بتایا کہ انٹیق میزائلوں کو روک کر تباہ کر دیا ہے۔ اتحادی افواج کے ترجمان میجر جنرل رکن ترکی المالکی نے بتایا کہ انٹیق کے علاقے میں میزائلوں کو روکنے کے دوران ان کے ٹکڑے گرے، جس کے بعد معمولہ حکام جائے وقوعہ پر ضروری کارروائیاں انجام دے رہے ہیں۔ یہ پیش رفت صنعاء اور الحدیدہ میں حوثیوں کی جنگی سرگرمیوں میں معاون ذرائع کو نشانہ بنانے کے لیے اتحادی افواج کی مخصوص فوجی کارروائیوں کے بعد سامنے آئی ہے۔ اتحادی افواج نے الحدیدہ بندرگاہ میں حوثیوں کی جنگی کوششوں کے لیے استعمال ہونے والے سات فوجی اہداف کو نشانہ بنا کر تباہ کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ اتحادی افواج کے مطابق جمعہ کی صبح فجر کے وقت صنعاء میں بھی فوجی کارروائی کی گئی، جس کا مقصد بیلسٹک میزائلوں اور ڈرون طیاروں کی صلاحیتوں کو نشانہ بنانا تھا۔ اس کارروائی میں یمن اور سعودی عرب میں شہریوں کو نشانہ بنانے کے خطرات پیدا کرنے والے ذرائع کو نشانہ بنانے اور غیر فعال کرنے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ اتحاد کے بیان کے مطابق کارروائیوں میں حوثیوں کے سات فوجی اہداف کے علاوہ چھ ڈرونز کشتیاں بھی تباہ کی گئیں، جہاں بیلسٹک میزائلوں اور ڈرونز کے لانچنگ پیڈز کے ڈھانچے تیار اور جوڑے جاتے تھے۔

قنوج میں چیون رشی آشرم کی سیاحتی ترقی کیلئے 81.35 لاکھ روپے منظور

وزیر اعلیٰ سیاحتی ترقیاتی اسکیم کے تحت تاریخی مقام کی تزئین و آرائش، پہلی قسط کے طور پر 61 لاکھ روپے جاری

لکھنؤ: ریاستی حکومت ہندو ستانی ثری روایت، قدیم مقامات ریاضت اور آیورویدک ورثے کے تحفظ و فروغ کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔ اسی سلسلے میں ضلع کنوج کے اسمبلی حلقہ چھبرامئو کے تحت ترقیاتی بلاک گگلپور میں واقع تاریخی چیون رشی آشرم کی سیاحتی ترقی کو نئی رفتار دی جارہی ہے۔ محکمۂ سیاحت نے وزیر اعلیٰ سیاحتی ترقیاتی اسکیم کے تحت اس قدیم مذہبی مقام کی تزئین و آرائش اور مکمل تبدیلی کے لیے 81.35 لاکھ روپے کے منصوبے کو منظوری دے دی ہے۔ منصوبے پر تیزی سے اور مقررہ مدت میں عمل درآمد کے مقصد سے ریاستی حکومت نے پہلی قسط کے طور پر 61 لاکھ روپے جاری کر دیے ہیں۔ اس پورے ترقیاتی کام کی ذمہ داری اتر پردیش اسٹیٹ ٹورزم ڈیولپمنٹ کارپوریشن (یو پی ایس ٹی ڈی سی) کو سونپی گئی ہے۔ کارپوریشن مقررہ معیار کے مطابق آشرم کے احاطے اور اس کے آس پاس ضروری بنیادی سہولیات کی تعمیر یقینی بنائے گی، تاکہ عقیدت مندوں اور سیاحوں کو بہتر سہولیات میسر آسکیں۔ منظور شدہ منصوبے کے تحت آشرم کے قریب ایک جدید کثیر المقاصد ہال تعمیر کیا جائے گا، جہاں مذہبی اجتماعات، سمینار اور اجتماعی سرگرمیوں کا انعقاد آسان ہوگا۔ ماحول دوست انتظامات اور صاف توانائی کو فروغ دینے کے لیے احاطے میں سولر پینل نصب کیے جائیں گے۔ اس کے علاوہ رات کے وقت روشنی کے لیے اسٹریٹ لائٹس، زائرین کے آرام کے لیے آرسی بنچیں اور مقام کے بارے میں واضح معلومات فراہم کرنے کے لیے سائن بورڈ بھی لگائے جائیں گے۔ قدیم روایات کے مطابق کنوج میں واقع یہ تپوبھومی آیورویدک طب کی عظیم شخصیت مہارشی چیون کی اہم ریاضت گاہ رہی ہے۔ قدیم مذہبی کتابوں میں درج ہے کہ مہارشی چیون نے اسی مقدس مقام پر کئی برس تک سخت تپسیا کی تھی، جس کے دوران ان کے جسم کے گرد دیمک کا ایک بڑا ٹیلہ بن گیا تھا۔ شہزادی سُکنیا سے وابستہ مشہور تاریخی اور اساطیری داستان بھی اسی چیون سے متعلق مانی جاتی ہے۔ روایت کے مطابق شہزادی سُکنیا کی وفادارانہ خدمت اور دیو ویدوں اشونی کماروں کے الٰہی آشیرواد سے مہارشی چیون کو دوبارہ جوانی اور بینائی حاصل ہوئی تھی۔ اس کے بعد انہوں نے انسانی صحت، تندرستی اور طویل عمر کے لیے آیورویدک تحقیق کا گہرا کام کیا۔ اسی علمی روایت سے ’چیون پراش‘ جیسے معروف آیورویدک مرکب کا وجود ہوا، جو آج بھی ملک اور بیرونِ ملک گھروں میں صحت، قوتِ مدافعت اور توانائی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ تاریخی اعتبار سے قدیم زمانے میں ’کانیچ‘ کے نام سے مشہور ضلع کنوج ہندوستانی تہذیب، ادب اور ثقافت کا ایک نہایت اہم مرکز رہا ہے۔ موریہ، شنگ، ٹھاٹن اور گپت عہد سے لے کر سمراٹ ہرش وردھن کے دور حکومت تک اس شہر کی شاندار تاریخ رہی ہے۔ ضلع انتظامیہ اور ریاستی حکومت اس کثیر پہلوی ورثے کو محفوظ رکھتے ہوئے کنوج کو ایک اہم ثقافتی اور روحانی سیاحتی مرکز کے طور پر ترقی دے رہی ہے۔ کنوج آنے والے سیاحوں، طلبہ اور محققین کے لیے کم تر نگر علاقے میں واقع سرکاری آثار قدیمہ کا عجائب گھر خاص کشش رکھتا ہے۔ اس عجائب گھر میں ضلع کے مختلف مقامات سے کھدائی کے دوران حاصل ہونے والی مورتیاں، قدیم سکے، کتبے، پتھر کے مجسمے اور تعمیراتی آثار منظم انداز میں محفوظ کیے گئے ہیں۔ یہ آثار قدیم کنوج کی فنی اور تجارتی خوشحالی کی عکاسی کرتے ہیں، جس کا ذکر مشہور چینی سیاح ہیون سانگ نے بھی اپنے سفرنامے میں کیا تھا۔ ضلع میں روحانی سیاحت کے اعتبار سے کئی قدیم اور قابلِ احترام مقامات ہیں، جہاں سال بھر عقیدت مندوں کی آمد و رفت جاری رہتی ہے۔ ان میں تروا کا مشہور ناتا آنجہ نرمندر اور عقیدت مندوں کی گہری آستھا کا مرکز سوئمبھو بابا گوری شنکر مندر نمایاں ہیں۔ اس کے علاوہ گوسائیں گنج کا قدیم رام جانکی مندر اور کنادر شہر کا پھول متی دیوی مندر بھی علاقے کی مذہبی روایات کے اہم مراکز مانے جاتے ہیں۔ مقدس دریائے گنگا کے کنارے واقع خوب صورت ہندی گھاٹ، جسے مہادیوی گھاٹ کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، ضلع کی زندہ و جاوید دریائی ثقافت کی اہم علامت ہے۔ گنگا دشہرہ اور کارتک پورنیما جیسے مقدس تہواروں پر یہاں عقیدت مندوں کا بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ یہاں جنوبی ہندوستانی طرز تعمیر میں بنائے مندر بھی قابلِ دید ہے۔ اس کے علاوہ تاریخی اہمیت سے بھی مالا مال کنوج کے کئی قدیم محلے اور گلیاں اپنے تعمیراتی تنوع کی وجہ سے سیاحوں کی خاص توجہ کا مرکز ہیں۔ قدرت اور جنگلی حیات سے محبت کرنے والوں کے لیے تراوا قریب واقع لاکھ بہوجی پرندوں کی پناہ گاہ ماحولیاتی سیاحت کا ایک منفرد مرکز ہے۔ 1989 میں قائم ہونے والی یہ پناہ گاہ تقریباً 80 مربع کلومیٹر رقبے پر پھیلی ہوئی ہے اور اتر پردیش کے سب سے بڑے آبی خطوں پر مشتمل پرندوں کے محفوظ مقامات میں شمار ہوتی ہے۔ اکتوبر سے مارچ کے درمیان موسمِ سرما میں یہاں ملک و بیرونِ ملک سے آنے والے مہاجر پرندوں سمیت تقریباً 49 اقسام کے پرندوں کو آزادانہ نقل و حرکت کرتے دیکھا جاسکتا ہے۔ دنیا بھر میں ’عطر نگری‘ کے نام سے مشہور کنادر کی روایتی خوشبو سازی کی صنعت بھی یہاں کی سیاحت کی ایک اہم بنیاد ہے۔ روایتی ’دیگ بھپکا‘ طریقے سے تیار ہونے والے کنادر کے عطر کو جغرافیائی شناخت (جی آئی ٹیگ) حاصل ہے اور اسے ریاستی حکومت کی ’ایک ضلع، ایک مصنوعات‘ (ون ڈسٹرکٹ ون پروڈکٹ) اسکیم میں بھی نمایاں مقام دیا گیا ہے۔ وہیں مرکزی حکومت کے کنٹرول کام کرنے والے ادارے ٹریڈ کنٹرس اینڈ فیچر ڈیولپمنٹ سینٹر (ایف ایف ڈی سی) کے ذریعے تجرباتی اور صنعتی سہولیات کئی سال سے دی رہی ہے۔ ریاستی حکومت اور ضلع انتظامیہ کی مشترکہ کوششوں سے ضلع میں سڑکوں کے رابطے، صفائی، تھراپی اور سیاحوں کے لیے بنیادی سہولیات میں مسلسل توسیع ہوئی ہے۔ ان کوششوں کا نتیجہ ہے کہ سال 2025 میں 73.21 لاکھ سے زیادہ سیاحوں نے کنادر کے مذہبی، تاریخی اور قدرتی مقامات کا دورہ کیا۔ چیون رشی آشرم کی بہتر سیاحتی ترقی سے ضلع کے تجوہی سیاحتی حلقے کو مزید مضبوطی ملے گی، جبکہ مقامی سطح پر روزگار اور معاشی سرگرمیوں کو بھی براہِ راست فائدہ پہنچے گا۔



حضرت اُمّ البنینؑ کی یاد میں مجالس کا آغاز، یومِ مادرِ عباسؑ کل سے

لکھنؤ۔ علمدار کربلا حضرت عباس علیہ السلام کی والدہ حضرت اُمّ البنین سلام اللہ علیہا کی یاد میں آج شہر کے تمام امام باڑوں، کربلاؤں اور مساجد میں ’’مادرِ عباس کا ماتم‘‘ کے عنوان سے مجالس کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ امام باڑہ اُمّ البنین، منصور نگر میں آج تلاوتِ کلام پاک سے شروع ہونے والی پہلی مجلس کو مولانا صادف جونپوری نے خطاب کیا۔ مجلس کا اہتمام انجمن اُمّ البنین نے کیا تھا۔ اسی طرح درگاہ حضرت عباس، رستم نگر میں 23 اور 24 نومبر کو یومِ مادرِ عباس منایا جائے گا۔ 23 نومبر کو مولانا تیغم زیدی اور 24 نومبر کو مولانا عباس ارشاد نقوی رات 30:8 بجے مجلس کو خطاب کریں گے۔ 24 نومبر کو شام 6 بجے خواتین کی مجلس منعقد ہوگی، جسے ذاکرہ فخر رضوی خطاب کریں گی۔ مجلس کے بعد خواتین تلاوت کی زیارت کرائیں گی۔

محمود آباد کی مسجدِ امامیہ میں آیت اللہ العظمیٰ شیخ وحید خراسانیؒ کی یاد میں تعزیتی جلسہ



محمود آباد، سیتاپور: مسجدِ امامیہ میں بعد نمازِ جمعہ مرجعِ عالی قدر، فقیہِ اہلِ بیت، حضرت آیت اللہ العظمیٰ شیخ وحید خراسانی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کے تعزیتی جلسہ کا خطاب کرتے ہوئے مولانا سید سجاد حسین، امام جمعہ و جماعت محمود آباد نے فرمایا کہ ایک عالم کی وفات پورے عالم کی وفات کے مترادف ہوتی ہے۔ علماء قرآن، سنت اور مکتبِ اہلِ بیتؑ کے امین ہوتے ہیں، جو اپنے علم اور کردار کے ذریعے معاشرے کی رہنمائی کرتے ہیں۔ مولانا نے کہا مرجعِ عالی قدر، فقیہِ اہلِ بیت، حضرت آیت اللہ العظمیٰ شیخ وحید خراسانی رضوان اللہ تعالیٰ کی دینی، علمی اور سماجی خدمات ہمیشہ یاد کی جائیں گی۔ آخر میں مرجعِ عالی قدر، فقیہِ اہلِ بیت، حضرت آیت اللہ العظمیٰ شیخ وحید خراسانی رضوان اللہ تعالیٰ کی دینی، علمی اور سماجی خدمات ہمیشہ یاد کی جائیں گی۔ آخر میں مرجعِ عالی قدر، فقیہِ اہلِ بیت، حضرت آیت اللہ العظمیٰ شیخ وحید خراسانی رضوان اللہ تعالیٰ کے لیے دعائے مغفرت اور فاتحہ خوانی کی گئی۔

بریلی: ایک کروڑ روپے سے زیادہ قیمت کی ہیروئن کے ساتھ اسمگلر گرفتار

بریلی: 21 نومبر (پی این ایس) ایس ٹی ایف اور میرگنج پولیس کی مشترکہ ٹیم نے ایک نشے کے اسمگلر کو گرفتار کیا جو نشے کی کھیپ دہلی پہنچانے والا تھا۔ پولیس نے اس کے قبضے سے 533 گرام ہیروئن برآمد کی، جس کی بین الاقوامی مارکیٹ میں قیمت تقریباً 1.07 کروڑ روپے بتائی جاتی ہے۔ ملزم مغیر، نمبر پلیٹ کے موٹر سائیکل پر میرگنج سے لے جا رہا تھا۔ پولیس نے موٹر سائیکل، ایک موبائل فون اور 400 روپے بھی برآمد کیے۔ پولیس کے مطابق جمعہ کو ایس ٹی ایف بریلی اور میرگنج پولیس کی ایک مشترکہ ٹیم علاقے میں مشکوک افراد اور گاڑیوں کی چیکنگ کر رہی تھی۔ اسی دوران انہیں ایک مخبر سے اطلاع ملی کہ ایک نوجوان ہیروئن کی کھیپ لے کر بریلی۔ راجپور ہائی وے کو عبور کرنے والا ہے۔ اطلاع پر ٹیم نے لہری چوکی کے قریب ناکہ بندی کی۔ کالی ناگا کے رہنے والے نوجیش کمار (35) کو پکڑا۔ تلاشی لینے پر اس سے 533 گرام ہیروئن برآمد ہوئی۔ دورانِ تفتیش ملزم نے بتایا کہ وہ ڈرائیور ہے۔ اس کی ملاقات ٹرانسپورٹ نگر میں ایک شخص سے ہوئی تھی جس نے اسے دہلی تک ہیروئن پہنچانے کے عوض ہر سٹرک کے 20 ہزار روپے کا لالچ دیا۔ اسمگل اسپیچ چیت کے ذریعے اس سے رابطہ کرتا تھا اور ہدایت کے بعد اس کی آئی ڈی ایڈیٹ کر دیتا تھا۔ دہلی پہنچ کر وہ فون کے اس شخص اور جگہ کے بارے میں بتاتا تھا جہاں سے وہ سپلائی لے گا۔

تیز رفتار موٹر سائیکل کھڑے ٹرک سے ٹکرائی

بارات سے واپس آرہے چچا بھتیجے سمیت تین کی موت



سنت کبیر نگر: 21 نومبر (پی این ایس) ضلع کے حسن گھاٹا تھانہ علاقے کے تحلیا موڑ سرائی مگر کے پر کھل دیر رات ایک المناک سڑک حادثہ پیش آیا۔ بارات سے گھر واپس آرہے تین نوجوانوں کی مڑ سائیکل سڑک کنارے کھڑے ٹرک سے ٹکرا گئی، جس کی شدید ٹکر سے موٹر سائیکل بھی کھڑی دو تین نوجوان موقع پر ہی دم توڑ گئے۔ ذکیہو (19) شمیم (21) اور امیت سنگھ (23) جو کہ حسن گھاٹا تھانہ علاقہ کے پارا پار گووند گاؤں کے رہنے والے ہیں، گہرے دوست تھے اور ایک دوسرے سے بچپا بھتیجے کے طور پر بھی رشتہ دار تھے۔ تینوں نوجوان ڈھکو کی خالہ کے گھر (نوپرہ، سنت کبیر نگر) سے بستی ضلع کے منڈیرہا میں ایک بارات میں شرکت کے لیے گئے تھے۔ تقریب کے بعد وہ تقریباً 2 بجے ایک ہی موٹر سائیکل پر اپنے گاؤں واپس جارہے تھے۔ جیسے ہی ان کی بائک ضلع ہیڈ کوارٹر سے تقریباً 30 کلومیٹر دور تلیا تنخ۔ رام جانکی سڑک پر پہنچی تو سڑک کے کنارے کھڑے ٹرک سے ٹکرا گئی۔ حادثہ اتنا شدید تھا کہ موٹر سائیکل ٹرک کے نیچے گھس گئی۔ ٹکر اتنی زبردست تھی کہ موٹر سائیکل کے پرخچے اڑ گئے اور تینوں نوجوان موقع پر ہی دم توڑ گئے۔ جائے حادثہ پر موجود لوگوں کے مطابق ٹکر اتنی زبردست تھی کہ موٹر سائیکل کے پرخچے اڑ گئے اور تینوں نوجوان موقع پر ہی دم توڑ گئے۔ جائے حادثہ پر موجود لوگوں کے مطابق ٹکر اتنی زبردست تھی کہ موٹر سائیکل کے پرخچے اڑ گئے اور تینوں نوجوان موقع پر ہی دم توڑ گئے۔ اطلاع ملتے ہی پرساں تھانہ انچارج انسپکٹر ہریندر پرتاپ سنگھ موقع پر پہنچ گئے اور گاؤں میں اطلاع دی۔ اس کے بعد گاؤں میں کہرام مچ گیا۔ ایک ہی گھر سے تین جنازے اٹھنے کی خبر سے ہر آنکھ اشکبار ہوگئی۔ گاؤں کے لوگ موقع پر پہنچ گئے اور لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے ضلع ہیڈ کوارٹر اسپتال بھیجا گیا۔ پرساں تھانہ انچارج انسپکٹر ہریندر پرتاپ سنگھ نے بتایا کہ تینوں نوجوانوں کی شناخت کر لی گئی ہے اور ان کے اہل خانہ کو اطلاع دے دی گئی ہے۔ پولیس نے ٹرک ڈرائیور کو حراست میں لے لیا ہے اور اس کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ٹرک ڈرائیور کی لاپرواہی اور تیز رفتاری کی وجہ سے یہ حادثہ پیش آیا۔ پولیس نے ٹرک کو بھی قبضے میں لے لیا ہے۔ پولیس نے کہا

اودھ نامہ

تابوت کی آخری کیل

کانگریس چنڈی گڑھ پارٹی نے سابق وزیر تعلیم کے خلاف مہم چلا کر آخرکار ان کا استعفیٰ لینے میں کامیابی حاصل ہی کر لی تھی اور اس کے بعد کانگریس پارٹی کو بھی جیسے راستہ مل گیا اور اس نے پوری قوت کے ساتھ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار اور الیکشن کمیشن کے خلاف آندولن چھیڑ دیا اور کچھ کامیابی حاصل کی لیکن اس سے کانگریس کو نہ تو کچھ ملا اور نہ ہی کچھ کھویا۔ راہل گاندھی اگر یہ کہتے ہیں کہ ہائیڈروجن بم ہوتا ہے تو ہائیڈروجن بم ہوتا ہے۔ ہائیڈروجن بم کا ہونا یا نہ ہونا کیا کانگریس کے صدر نہیں ہیں اور نہ ہی انہیں پارٹی نے کانگریس کا چہرہ بنایا ہے۔ تاہم عوام ان کو ہی آئندہ کا وزیر اعظم مان رہے ہیں بشرطیکہ کانگریس اتحاد کا کنوئیر مل جائے۔ دوسری طرف حکومت اور دوسری پارٹیاں بھی انہیں ہی وزیر اعظم کا امیدوار مان کر ان کے خلاف تحقیقاتی کا دروازہ کھول رکھا ہے۔ راہل خود بھی کبھی کبھی ایسے مواقع فراہم کر دیتے ہیں جن سے مخالفین کو مدد ملتی ہے۔ اس سے لگتا ہے کہ وہ ابھی ذہنی طور پر طور سے بالغ نہیں ہوئے ہیں۔ مرکزی وزری داخلہ امت شاہ بھی کھل کر ان کے خلاف بولتے ہیں اور نہ طرح طرح کی پیشین گوئیاں بھی کرتے رہتے ہیں۔ حال ہی میں انھوں نے کہا تھا کہ اپوزیشن آئندہ تیس برسوں تک بھی حکومت نہیں بنا سکے گی۔ اسی طرح کی پیشین گوئیاں وہ شروع کے کرتے آرہے ہیں اور ان کی پیشین گوئیاں درست ثابت ہوتی رہی ہیں۔ امت شاہ کو بھلا چنگا دیکھ کر یہ کہا جا سکتا ہے مستقبل بھی کا بتا رہے ہیں اور سحت عملی مرتب کرنے میں ماہر سمجھے جاتے ہیں۔ کچھ تو ہے کہ حالات اتنے خراب ہونے کے باوجود بھی بھاجپا کی جیت کا سفر جاری ہے۔

جہاں تک کانگریس کی بات ہے تو یہ بھی حقیقت ہے کہ پارٹی کے اندر سے اٹھنے والی آوازیں بھی اس کے تنظیمی ڈھانچے اور قیادت کی مضبوطی پر سنگین سوال کھڑے کر رہی ہیں۔ کانگریس کے سینئر لیڈر سابق مرکزی وزیر اور کبھی پارٹی کی پالیسیوں کو صحت دینے والے دیوپا مویلی نے بھوپی کہا ہے کہ سابقہ کانگریس حکومت کے دور میں زید دموی کے خلاف تحقیقات کے بڑے موقعے تھیں اور انہیں جیل بھی تک جانا پڑ سکتا تھا، لیکن کانگریس کے ہی کچھ لیڈروں نے مبینہ طور پر ایسا ہونے نہیں دیا۔ اب ایسا کیوں نہیں ہونے دیا گیا اس کے سمجھنے کیا سمجھوں ہی ہیں اس بات کو کوئی تفصیل سامنے نہیں آسکی ہے۔ اگر کانگریس کے سینئر لیڈر سابق وزیر قانون ہی باتوں میں سچائی ہے تو سوال صرف اس وقت کے فیصلوں پر نہیں اٹھے گا، بلکہ پوری کانگریس کی سیاسی ساکھ اور اندرونی مضبوطی پر اٹھے گا۔ آخر پارٹی کے اندر ایسا کیا چل رہا تھا کہ اس کے اپنے ہی لیڈر ایسے فیصلے کر رہے تھے جن کا اثر پارٹی کی پوری قیادت پر پڑتا تھا اور آج تیرہ برسوں بعد اسی کانگریس کے سینئر لیڈر پارٹی کی پالیسی پر کھلے عام سوال اٹھا رہے ہیں۔ کیا پارٹی کے اندر اختلافات اور فیصلوں پر سوال اٹھانے میں کوئی وہ سیاسی حدود رہے ہیں کہ وہ پارٹی چھوڑ سکتے ہیں یا وہ آئندہ کی صدارت مانگ رہے ہیں یا پھر وزارت عظمیٰ کا عہدہ ان کی آنکھوں کے سامنے چمک رہا ہے۔ کیا وہ پارٹی قیادت سے کوئی سودا کرنا چاہتے ہیں، یہ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔ آخر ایسا کیا ہوا ہے کہ کانگریس پارٹی کے ایک سینئر لیڈر نے اتنی بڑی بات کہہ دی ہے جو پارٹی کے ہی خلاف جاتی ہے۔

یہ امر بھی قابل غور ہے کہ کانگریس کو بی جے پی سے مقابلہ کرنا ہے، لیکن اس کے اپنے ہی سینئر لیڈر ایسے بیانات دے رہے ہیں جو پارٹی کی پرانی سیاسی بنیادوں کو ہلا دینے والے ہیں۔ آخر وہ کون لوگ ہیں جنھوں نے مودی کو جیتا جانے سے بچایا اور ایسی کون سی شرائط رکھ دیں کہ پارٹی کو ان باتوں میں لپیٹ دیا گیا۔ ایسے کتنے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔ اگر ہاں تو کانگریس کا وجود ہی خطرہ میں پڑ جاتا ہے اور زیادہ لوگ نہیں تھے تو پھر پارٹی نے اپنی ان پر عمل کیوں کیا۔ خالف جراحتوں کو کانگریس پر سوال اٹھانے کا موقع ملنا ہی تھا لیکن اب تو کانگریس کے اپنے ہی اپنے سوالات کی پوری فہرست لے کر سامنے کھڑے ہیں۔ پھر پارٹی کے کارکنان کس بھروسے کے ساتھ میدان میں اترے گے۔ اور عوام کے درمیان جا کر کس نظریے اور سیاسی اخلاقیات کی بات کریں گے۔

سب سے بڑا سوال کانگریس کے نظریہ سیاست پر بھی کھڑا ہوتا ہے۔ اگر موقی کے الزامات میں سچائی ہے تو یہ جاننا ضروری ہے کہ اس وقت پارٹی کی اعلان کردہ ظریاتی پالیسی اور اقدامات پر فیصلے لیڈروں کے حقیقی فیصلوں کے درمیان امتیاز فرق نہیں تھا۔ کیا پارٹی کے اصول صرف تقریروں اور انتخابی منشور تک محدود رہ گئے تھے؟ کیا اقتدار کے ایوانوں میں فیصلے کچھ اور ہوتے تھے اور عوام کے سامنے سیاست کا چہرہ کچھ اور دکھایا جاتا تھا۔ سوال اٹھتا ہے کہ جس پارٹی کے سینئر لیڈری پرانی قیادت کے فیصلوں پر عوامی سطح پر سوال اٹھا رہے ہوں، جس پارٹی کے کئی پرانے لیڈر اس کا ساتھ چھوڑ چکے ہوں اور جس کے سامنے مسلسل تنظیمی چیلنجز موجود ہوں، وہ آخر اپنے کارکنوں کو متحرک کتنا کار بھروسہ دے پائے گی۔

کے لیے صرف بڑے بڑے بیانات نہیں بلکہ ٹھوس کارکردگی کا بھی وجود ہونا ضروری ہوتا ہے۔ کیا کانگریس کے پاس ایسا کوئی واضح نظریہ یا بھی اعتماد اور تنظیم کے تئیں وفاداری ضروری ہوتی ہے۔ کانگریس کے لیے یہ صورتحال ایک موضوع ہونا چاہیے کہ آخر اس کے پرانے اور تجربہ کار لیڈر پارٹی چھوڑنے پر کیوں مجبور محسوس کرتے ہیں۔ کیا پارٹی کے اندر کمالے کی کمی ہے؟ کیا قیادت پر اعتماد کمزور ہوا ہے یا پھر تنظیم میں ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں جہاں پرانے لیڈروں کو اپنا سیاسی مستقبل کہیں اور نظر آنے لگا ہے۔ اس کی ایک مثال سونیا گاندھی کی کتاب میں بھی لکھا ہے کہ پرتب کھری وزیر اعظم بنا چاہتے ہیں اور انھوں نے بنی بات رکھی بھی تھی۔ بہت ممکن ہے کہ آج بھی پرتب کھری جیسے لوگ پارٹی میں موجود ہوں۔ اور اگر ایسا ہے تو بہت جلدی پارٹی میں ایک بڑی ٹوٹ کے خدشے سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اور اگر ایسا ہوا کیا تو یہ کانگریس کے تابوت میں آخری کیل ثابت ہوگی۔

اعظم خاں خودکشی کیوں چاہتے ہیں؟

معصوم مرادآبادی



جیل سے رہائی کے بعد اپنی پہلی پریس کانفرنس میں اعظم خاں نے کہا ہے کہ ’اگر حکومت ان سے اتنی ہی نفرت کرتی ہے تو انھیں خاندان سمیت خودکشی کرنے کی اجازت دے دیا پھر انھیں ملک چھوڑنے کی اجازت دی جائے۔‘ ان دنوں ہی میں سے کوئی فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔‘‘ یہ وہی اعظم خاں ہیں جنھوں نے اس سے پہلے کہا تھا کہ ’’اگر اسمبلی میں خودکشی کی اجازت ہوتی تو وہ اب تک یہ انتہائی قدم اٹھا چکے ہوتے۔‘‘ سوال یہ ہے کہ اب ایسا کیا ہوا ہے کہ وہ اپنے پچھلے بیان کے خلاف حکومت سے خودکشی کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ حالانکہ اسلام میں آج بھی خودکشی حرام ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حکومت ہاتھ دھو کر ان کے پیچھے پڑی ہوئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی اور اپنے اہل خانہ کی زندگی ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اب یہی دیکھئے نا کہ ای ڈی کی قید سے رہا ہونے کے بعد انھیں ایک دن بھی نہیں گزرا تھا کہ محکمہ انکم ٹیکس نے ان کا حساب کتاب شروع کر دیا ہے۔ ادارے جو ہر یونیورسٹی کے آکاؤنٹس کی چھان بین کی جاری ہے۔ اس سے قبل ای ڈی نے ان کو بھاری ٹیکس چوری کے معاملہ میں دوسری بار سمن جاری کیا ہے۔ اس سے پہلے سپریم کورٹ سے رجوع کیا تھا لیکن سپریم کورٹ نے ای ڈی کی عرضی خارج کرتے ہوئے کہا کہ ان کی رہائی سے آسمان نہیں ٹوٹ پڑے گا۔

اعظم خاں کے خلاف یہ پے در پے کارروائیوں کو دیکھ کر بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ حکومت انھیں تاعمر جیل میں رکھنا چاہتی ہے۔ گویا یہ کہ ان کی رہائی میں بار بار روڑے اٹکائے گئے۔ حکومت کے اس طرز عمل سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اعظم خاں کوئی خطرناک مجرم ہیں کہ ان کے رہا ہونے سے آسمان ٹوٹ پڑے گا اور بادلوں میں شگاف پڑ جائیں گے۔ کبھی جاتے ہیں کہ اعظم خاں ایک سیاست داں ہیں۔ وہ سیاست میں کسی کے دست نگر نہیں ہیں۔ ہاں ان کا ایک جرم ضرور ہے کہ انھوں نے اپنے حلقۂ انتخاب میں ایک یونیورسٹی قائم کی ہے جسے حکومت اور انھیں کی مشنری نیست ونابود کرنا چاہتی ہے۔

اعظم خاں نے درست ہی کہا ہے کہ ان کا سب سے بڑا قصور یہ ہے کہ انھوں نے مٹھی بھر مسلمانوں کا مندر بنوایا اور بچوں کے لیے اسکول کھولے۔ شاید یہ حکومت انھیں اسی جرم کی سزا دینا چاہتی ہے اور اس سزا کا دورانیہ اتنا طویل کر دینا چاہتی ہے کہ مستقبل میں کوئی اور مسلم لیڈر اپنی قوم کی بہتری کے لیے ایسا کوئی کام کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔ آپ اعظم خاں کی شملہ مزاجی اور ان کے طریقۂ کار سے اختلاف کر سکتے ہیں۔ آپ کو ان کے لب ولہجے پر تنقید کرنے کا بھی اختیار حاصل ہے۔ آپ کو ان کی سیاست سے بھی اختلاف ہو سکتا ہے، لیکن کوئی بھی ان کے اس کارنامے کو نظرانداز نہیں کر سکتا جو انھوں نے رامپور جیسے پسماندہ ضلع میں ایک یونیورسٹی قائم کرکے انجام دیا ہے۔ اس یونیورسٹی کو ملیا میٹ کرنے کے لیے حکومت نے اب تک جتنے جتن کیے ہیں وہ سب پر عیاں ہیں۔ نہ صرف یہ کہ یونیورسٹی کی عمارتوں کو ناجائز تعمیرات قرار دے کر زمیں بوس کرنے کی کوشش کی گئی بلکہ یہاں تعلیم تدریس کا سلسلہ ختم کرنے کے لیے بھی کئی داؤ چلے گئے۔ یہاں تک کہ آخر میں اس یونیورسٹی کی عمارتوں کو محکمہ آثار قدیمہ کے حوالے کرنے کی بھی تجویز پیش کی گئی۔ شاید ہی ملک میں کسی ادارہ یا شخص کے خلاف اتنی کارروائیاں انجام دی گئی ہوں اور اس کے باوجود کوئی یونیورسٹی کتاب کے بغیر کھلی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اعظم خاں گزشتہ کئی سال سے مسلسل قید وبند کی صعوبتیں برداشت کررہے ہیں اور انھیں کے بعد دیگرے کئی بند کئی مقدمہ میں گرفتار کیا جارہا ہے۔ جب بھی ان کی رہائی ہوتی ہے تو انھیں کسی دوسرے مقدمے میں گرفتار کرلیا جاتا ہے۔

گزشتہ منگل کا دن اعظم خاں کے لیے بڑی راحتوں کا دن تھا۔ ایک طرف جہاں سپریم کورٹ نے انھیں جعلی پیدائشی سرٹیفکیٹ معاملے میں بری کیے جانے کے عدالت عالیہ کے فیصلے کو برقرار رکھا تو وہیں دوسری طرف ہائی کورٹ نے انھیں جوہر یونیورسٹی سے متعلق نئی انڈنگ کیس میں عبوری ضمانت دے دی۔ اب پورے ایک سال بعد جب وہ جیل سے رہا ہوئے تو انھیں ای ڈی ان کی ضمانت روکنے کے لیے سپریم کورٹ پہنچ گئی۔ اس سے قبل انھیں 31 اکتوبر کو رامپور جیل سے رہا ہونے کے بعد ای ڈی نے جیل کے دروازے پر ہی گرفتار کرلیا تھا۔ یہ شاید پہلا موقع تھا کہ کسی مجرم کو رہائی کے فوری بعد ہی دوبارہ گرفتار کیا گیا ہو۔ ہائی کورٹ نے ای ڈی کے اس طریقہ کار کی مذمت کی ہے۔ ای ڈی ان کے خلاف جوہر یونیورسٹی سے وابستہ 426 کروڑ روپے کی مبینہ انڈنگ کے کیس میں تحقیقات کررہی ہے۔ اسی کیس کی بنیاد پر یونیورسٹی کی جائیداد اور اثاثوں کو اپنے قبضہ میں لیا گیا ہے۔ قبل ازیں رامپور انتظامیہ نے یونیورسٹی کی عمارتوں کے تعلق سے کئی دعاوی دائر کیے ہیں۔ یہاں تک کہ آخر میں اس یونیورسٹی کی عمارتوں پر بلڈوزر چلانے کی بھی کوشش کی گئی۔ یہاں تک کہ اترپردیش کی اسمبلی میں بھی اس یونیورسٹی کے خلاف مسلسل سوالات پوچھے گئے۔ ان سب کے پیچھے ایک ہی مقصد کارفرما تھا کہ کسی طرح اس یونیورسٹی کو زمیں بوس کر دیا جائے۔ اس کے باوجود یہ یونیورسٹی اپنی جگہ قائم ہے اور اس کے طلبہ وطالبات کے مستقبل کو لے کر اعظم خاں کی فکرمندی بھی برقرار ہے۔ اس یونیورسٹی کے بارے میں اعظم خاں کا کہنا ہے کہ ’’یہ یونیورسٹی میرے خوابوں کی تعبیر ہے۔ میں نے اس کے لیے اپنا خون پسینہ ایک کیا ہے۔ میں نے اس کے لیے اپنی زندگی کے بہترین سال دیے ہیں۔ میں نے اس کے لیے اپنی جوانی کی راتیں قربان کی ہیں۔ میں نے اس کے لیے اپنی جائیداد بیچی ہے۔ میں نے اس کے لیے اپنی بیوی کے زیورات بیچے ہیں۔ میں نے اس کے لیے اپنی بھینسیں بیچی ہیں۔ میں نے اس کے لیے اپنی بھینسیں بیچی ہیں۔ میں نے اس کے لیے اپنی بھینسیں بیچی ہیں۔‘‘

اعظم خاں کی یہ تکرار ان کے اس درد کو بیان کرتی ہے جو انھوں نے اپنے خوابوں کی تعبیر کے لیے برداشت کیا ہے۔ ان کے اس درد کو وہی لوگ محسوس کرسکتے ہیں جنھوں نے اپنے خوابوں کی تعبیر کے لیے اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیا ہو۔ اعظم خاں کی یہ یونیورسٹی ان کے خوابوں کی تعبیر ہے۔ اس کے ایک ایک اینٹ اور ایک ایک پتھر سے ان کی محبت جھلکتی ہے۔ اس یونیورسٹی کی عمارتوں کے ایک ایک کونے میں ان کی یادیں بسی ہوئی ہیں۔ اس یونیورسٹی کی عمارتوں کے ایک ایک کونے میں ان کی یادیں بسی ہوئی ہیں۔ اس یونیورسٹی کی عمارتوں کے ایک ایک کونے میں ان کی یادیں بسی ہوئی ہیں۔ اس یونیورسٹی کی عمارتوں کے ایک ایک کونے میں ان کی یادیں بسی ہوئی ہیں۔

اعظم خاں کے خلاف یہ پے در پے کارروائیوں کو دیکھ کر بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ حکومت انھیں تاعمر جیل میں رکھنا چاہتی ہے۔ گویا یہ کہ ان کی رہائی میں بار بار روڑے اٹکائے گئے۔ حکومت کے اس طرز عمل سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اعظم خاں کوئی خطرناک مجرم ہیں کہ ان کے رہا ہونے سے آسمان ٹوٹ پڑے گا اور بادلوں میں شگاف پڑ جائیں گے۔ کبھی جاتے ہیں کہ اعظم خاں ایک سیاست داں ہیں۔ وہ سیاست میں کسی کے دست نگر نہیں ہیں۔ ہاں ان کا ایک جرم ضرور ہے کہ انھوں نے اپنے حلقۂ انتخاب میں ایک یونیورسٹی قائم کی ہے جسے حکومت اور اس کی مشنری نیست ونابود کرنا چاہتی ہے۔

اعظم خاں نے درست ہی کہا ہے کہ ان کا سب سے بڑا قصور یہ ہے کہ انھوں نے مٹھی بھر مسلمانوں کا مندر بنوایا اور بچوں کے لیے اسکول کھولے۔ شاید حکومت انھیں اسی جرم کی سزا دینا چاہتی ہے اور اس سزا کا دورانیہ اتنا طویل کر دینا چاہتی ہے کہ مستقبل میں کوئی اور مسلم لیڈر اپنی قوم کی بہتری کے لیے ایسا کوئی کام کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔ آپ اعظم خاں کی شملہ مزاجی اور ان کے طریقۂ کار سے اختلاف کر سکتے ہیں۔ آپ کو ان کے لب ولہجے پر تنقید کرنے کا بھی اختیار حاصل ہے۔ آپ کو ان کی سیاست سے بھی اختلاف ہو سکتا ہے، لیکن کوئی بھی ان کے اس کارنامے کو نظرانداز نہیں کر سکتا جو انھوں نے رامپور جیسے پسماندہ ضلع میں ایک یونیورسٹی قائم کرکے انجام دیا ہے۔ اس یونیورسٹی کو ملیا میٹ کرنے کے لیے حکومت نے اب تک جتنے جتن کیے ہیں وہ سب پر عیاں ہیں۔ نہ صرف یہ کہ یونیورسٹی کی عمارتوں کو ناجائز تعمیرات قرار دے کر زمیں بوس کرنے کی کوشش کی گئی بلکہ یہاں تعلیم تدریس کا سلسلہ ختم کرنے کے لیے بھی کئی داؤ چلے گئے۔ یہاں تک کہ آخر میں اس یونیورسٹی کی عمارتوں پر بلڈوزر چلانے کی بھی کوشش کی گئی۔ یہاں تک کہ اترپردیش کی اسمبلی میں بھی اس یونیورسٹی کے خلاف مسلسل سوالات پوچھے گئے۔ ان سب کے پیچھے ایک ہی مقصد کارفرما تھا کہ کسی طرح اس یونیورسٹی کو زمیں بوس کر دیا جائے۔ اس کے باوجود یہ یونیورسٹی اپنی جگہ قائم ہے اور اس کے طلبہ وطالبات کے مستقبل کو لے کر اعظم خاں کی فکرمندی بھی برقرار ہے۔ اس یونیورسٹی کے بارے میں اعظم خاں کا کہنا ہے کہ ’’یہ یونیورسٹی میرے خوابوں کی تعبیر ہے۔ میں نے اس کے لیے اپنا خون پسینہ ایک کیا ہے۔ میں نے اس کے لیے اپنی جوانی کی راتیں قربان کی ہیں۔ میں نے اس کے لیے اپنی جائیداد بیچی ہے۔ میں نے اس کے لیے اپنی بھینسیں بیچی ہیں۔ میں نے اس کے لیے اپنی بھینسیں بیچی ہیں۔ میں نے اس کے لیے اپنی بھینسیں بیچی ہیں۔‘‘

اعظم خاں کے اس درد کو وہی لوگ محسوس کرسکتے ہیں جنھوں نے اپنے خوابوں کی تعبیر کے لیے اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیا ہو۔ اعظم خاں نے اپنی یونیورسٹی کے لیے اپنا خون پسینہ ایک کیا ہے۔ اس یونیورسٹی کی عمارتوں کے ایک ایک کونے میں ان کی یادیں بسی ہوئی ہیں۔ اس یونیورسٹی کی عمارتوں کے ایک ایک کونے میں ان کی یادیں بسی ہوئی ہیں۔ اس یونیورسٹی کی عمارتوں کے ایک ایک کونے میں ان کی یادیں بسی ہوئی ہیں۔ اس یونیورسٹی کی عمارتوں کے ایک ایک کونے میں ان کی یادیں بسی ہوئی ہیں۔

وسکت بھارت اور اردو زبان وادب کا مستقبل

پروفیسر مشتاق احمد



ہندوستان آج ایک تاریخ کے ایک ایسے دوراہے پر کھڑا ہے جہاں ماضی کی تہذیبی عظمت، حال کی معاشی وسائنسی پیش رفت اور مستقبل کے ترقیاتی خواب ایک دوسرے سے ہم آغوش نظر آتے ہیں۔ ہندوستان کی آزادی کے سو سال مکمل ہونے کا ایک اہم سنگ میل 2047 جس کے ساتھ ایک ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کا جو تصور وابستہ ہے۔ اس خواب کو آج کل ’وُکست بھارت 2047‘‘ کے عنوان سے پیش کیا جارہا ہے۔ ملک کی پالیسٹ سے لے کر یونیورسٹیوں اور علمی وادبی حلقوں تک اس موضوع پر گفتگو ہورہی ہے۔ لیکن اس پورے منظرنامے میں ایک سوال ایسا ہے جو نہ تو سرکاری دستاویز میں نمایاں ہے اور نہ ہی عام بحث کا حصہ بن پایا ہے۔ وہ سوال ہے: اردو زبان اور ادب اس نئے ہندوستان کی تعمیر میں کیا کردار ادا کرے گا؟ اسی سوال نے مجھے عمیق میں یونیورسٹی، جموں کے شعبۂ اردو کے زیر اہتمام ۱۱ اور ۱۲ نومبر 2026 کو منعقد ہونے والے دو روزہ بین الاقوامی سیمینار کے موضوع کی طرف متوجہ کیا، جس کا عنوان تھا: ’’وُکست بھارت 2047 میں اردو زبان وادب‘‘۔ بظاہر یہ ایک علمی وادبی موضوع ہے، لیکن اس کے اندر ہندوستان کے مستقبل، اس کی تہذیبی شناخت اور قومی ترقی کے تصور سے متعلق کئی بنیادی سوالات پوشیدہ ہیں۔ میرے نزدیک اس سیمینار کی سب سے بڑی معنویت یہ ہے کہ اس نے اردو کو محض ماضی کی ایک یادگار زبان یا کلاسیکی ادب کے مطالعے کا میدان سمجھنے کے بجائے مستقبل کے ہندوستان کے ایک فعال علمی اور تہذیبی کردار کے طور پر دیکھنے کی دعوت دی ہے۔

یہ حقیقت اپنی جگہ مسلم ہے کہ اردو ہندوستان کی مٹی میں پروان چڑھنے والی زبان ہے۔ اس کی تشکیل وارتقا میں عالموں، تہذیبوں اور زبانوں کا حصہ رہا ہے۔ ان زبان نے ہندوستانی معاشرت کے تنوع کو اپنے اندر جذب کیا اور ایک ایسی تہذیبی روایت کو جنم دیا جس میں مذہبی رواداری، انسانی محبت، مشترکہ ثقافت اور باہمی احترام کے عناصر نمایاں ہیں۔ اردو کی ادبی تاریخ دراصل ہندوستان کی تہذیبی تاریخ کا ایک اہم باب ہے۔ ان زبان کے شعرا اور ادیبوں نے اپنے عہد کے سیاسی، سماجی اور تہذیبی مسائل کو نہ صرف موضوع بنایا بلکہ انسانی ضمیر کو بیدار کرنے کا فریضہ بھی انجام دیا۔ یہی سبب ہے کہ ہم صرف اپنے ماضی کے ادبی سرمایے پر فخر کرنے کے بجائے اس کے ذمہ دار بھی ہیں کہ اسے سمجھیں، سمجھائیں اور نئی نسل کو اس سے جوڑیں۔ کسی زبان کی زندگی کا ثبوت صرف اس کا شاندار ماضی نہیں بلکہ اس کی موجودہ فعالیت اور مستقبل کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہونے کی صلاحیت بھی ہے۔ آج اردو کے سامنے سب سے بڑا چیلنج یہی ہے کہ وہ اپنے کلاسیکی ادبی سرمایے کی حفاظت کے ساتھ جدید علمی دنیا میں اپنی جگہ کس طرح بنائے۔ مصنوعی ذہانت، ڈیجیٹل ٹیکنالوجی، سائنس، معاشیات، سماجیات اور جدید ابلاغی ذرائع نے علم کی دنیا کو سرتاپا بدل کر دیا ہے۔ ایسے میں اردو کو بھی ان نئے علمی امکانات سے مربوط کرنا ہوگا۔

بہرکیف! جموں یونیورسٹی کے شعبہ اردو کے صدر پروفیسر شہاب عنایت ملک اور ان کے رفقا پروفیسر ریاض احمد اور ڈاکٹر عبد الرشید منہاس، پروفیسر فرحت شمیم وغیرہ نے ملک کی بیشتر یونیورسٹی کے اساتذہ و ریسرچ اسکالرز کو اس سیمینار میں موضوع پر غور وفکر کے لیے سر جوڑ کر بیٹھنے کی پہل کی۔ اس میں پروفیسر مظہر مہدی (دہلی)، پروفیسر محمد علی جوہر (علی گڑھ)، پروفیسر مشتاق احمد (رہنگا)، پروفیسر الطاف انجم، پروفیسر مشتاق حیدر، ڈاکٹر کوثر رسول، پروفیسر نصرت جبین، ڈاکٹر الطاف تھتھنوی (سری نگر، کشمیر) اور ڈاکٹر فلی عباس (چنڈی گڑھ) ڈاکٹر رضاء رحیم، ڈاکٹر شہزاد قادری (جموں)، ڈاکٹر مرزائی شبانہ نادر مہدا (رائپور)، ڈاکٹر قاسم انصاری (بنارس)، ڈاکٹر جاوید شاہ (شاہ آبادی) مشہور افسانہ نگار خالد حسین، ڈاکٹر فی۔ آر ربانا اور پروفیسر زماں آزردہ جیسے نامور قد شخص شریک ہوئے۔ ان کے علاوہ موقع تھا کہ کثیر تعداد میں ملک کے ریسرچ اسکالرز نے بھی شرکت کی۔ اس سیمینار کی ایک خاص بات یہ تھی کہ اس میں مختلف موضوعات پر تحقیقی مقالے پڑھے گئے۔ ان مقالوں کی تعداد 70 تھی۔ ظاہر ہے کہ اس میں سے کچھ مقالے ہی پڑھے جاسکے۔ باقی مقالوں کو کتابچہ کی شکل میں شائع کیا گیا۔ اس سیمینار کی ایک اور خاص بات یہ تھی کہ اس میں مختلف موضوعات پر تحقیقی مقالے پڑھے گئے۔ ان مقالوں کی تعداد 70 تھی۔ ظاہر ہے کہ اس میں سے کچھ مقالے ہی پڑھے جاسکے۔ باقی مقالوں کو کتابچہ کی شکل میں شائع کیا گیا۔ اس سیمینار کی ایک اور خاص بات یہ تھی کہ اس میں مختلف موضوعات پر تحقیقی مقالے پڑھے گئے۔ ان مقالوں کی تعداد 70 تھی۔ ظاہر ہے کہ اس میں سے کچھ مقالے ہی پڑھے جاسکے۔ باقی مقالوں کو کتابچہ کی شکل میں شائع کیا گیا۔

اس سیمینار کی ایک اور خاص بات یہ تھی کہ اس میں مختلف موضوعات پر تحقیقی مقالے پڑھے گئے۔ ان مقالوں کی تعداد 70 تھی۔ ظاہر ہے کہ اس میں سے کچھ مقالے ہی پڑھے جاسکے۔ باقی مقالوں کو کتابچہ کی شکل میں شائع کیا گیا۔ اس سیمینار کی ایک اور خاص بات یہ تھی کہ اس میں مختلف موضوعات پر تحقیقی مقالے پڑھے گئے۔ ان مقالوں کی تعداد 70 تھی۔ ظاہر ہے کہ اس میں سے کچھ مقالے ہی پڑھے جاسکے۔ باقی مقالوں کو کتابچہ کی شکل میں شائع کیا گیا۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ: طلبہ یونین کی بحالی اور جمہوریت کا وسیع تر تصور

ناصر کہو پیہامی اور شاد مان شیدائی

یونیورسٹی سطح پر آخری جگہ ہے جہاں طلبہ کو تعلیم حاصل کرنے اور سوال اٹھانے، پیغام اور اختلاف رائے کے حق میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ میں اس انتخاب کی ایک دوٹوک تاریخ رہی ہے۔ یہاں کی موجودہ تحریک اس لحاظ سے بھی اہم ہے کہ طلبہ نے اپنے مطالبات منوانے کے لیے ایک منظم طریقے کا انتخاب کیا ہے۔ 2019 میں جہاں اختلاف رائے کو بے رحمی سے دبایا گیا تھا، وہیں یونیورسٹی ایک بار پھر اجتماعی تحریک کا مرکز بن گئی ہے، لیکن اس مرتبہ فرق یہ ہے کہ طلبہ نے اپنی آواز کو منظم کرنے کے لیے ایک منظم ڈھانچہ بھی تیار کیا ہے۔ 2019 کے احتجاج کے بعد جامعہ میں طلبہ یونین کی بحالی کا مطالبہ مسلسل کیا جاتا رہا ہے، لیکن اس بار یہ مطالبہ محض نعرہ نہیں رہا۔ طلبہ نے اس کے لیے باقاعدہ ایک تحریک چلائی، دستخط جمع کیے، ریلیاں نکالیں اور یونین کی بحالی کو اپنی تعلیمی جدوجہد کا مرکزی نکتہ بنا لیا۔ یہ تحریک اس لحاظ سے بھی اہم ہے کہ اس نے طلبہ کو یہ سکھایا ہے کہ حقوق کا مطالبہ صرف نعروں سے نہیں بلکہ ایک مسلسل اور منظم جدوجہد سے ہی ممکن ہوتا ہے۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر پروفیسر ساجد الرحمان کی جانب سے یونین کی بحالی کے مطالبے کو مسترد کیے جانے کے بعد طلبہ نے اپنی تحریک کو مزید منظم کیا۔ انہوں نے ایک ایسا ڈھانچہ تیار کیا جس میں ہر شعبہ، ہر سال اور ہر فیکلٹی کے نمائندے شامل ہوں۔ اس ڈھانچے کے ذریعے طلبہ نے اپنی آواز کو ایک مرکز بن دیا۔ یہ ڈھانچہ اس لحاظ سے بھی اہم ہے کہ اس نے طلبہ کو یہ سکھایا ہے کہ اختلاف رائے کو بے رحمی سے دبایا نہیں جا سکتا۔ اس کے لیے ایک منظم اور مضبوط تنظیمی ڈھانچہ ضروری ہے

معراج

کوئل نے دونوں بھائیوں سے پوچھا کہ تمہارے لیے کون سا تحفہ لاؤں؟ فضلو نے سونے کے پتے کے لیے اور شاکر نے زیتون کے پتے کے لیے فرمائش کی۔

کس کا تحفہ زیادہ اچھا تھا؟ اتر کی کے ایک گاؤں میں دو غریب موچی رہتے تھے۔ وہ دونوں گزر بسر کے لیے بہت محنت سے کام کرتے۔ ان کے پاس تھوڑی سی زمین بھی تھی، جس کی پیداوار ان کے لیے کافی ہو جاتی۔ اتفاق سے ایک نیا موچی گاؤں میں آ گیا۔ گاؤں کے سب لوگ اس سے جوتے مرمت کروانے لگے۔ اس سال سردی اور بارش کی وجہ سے جو کی فصل خراب ہو گئی۔ یہاں تک کہ دونوں بھائیوں کو گزارا کرنا مشکل ہو گیا۔

ان کی جھونپڑی گاؤں کے باہر تھی۔ اس سے آگے جنگل تھا۔ سخت برف باری سے جنگل کے درختوں پر برف جم گئی تھی۔ ان کی جھونپڑی کے باہر ایک درخت گر پڑا تھا۔

دونوں بھائیوں نے درخت کو کاٹ کر اس کی لکڑی جلائی، پھر وہ درخت کے کھوکھلے تنے تک پہنچ گئے جو جھونپڑی میں لے گئے اور اس پر بیٹھ کر آگ تاپنے لگے۔ کچھ دیر بعد انھیں درخت کے کھوکھلے تنے میں سے کوئل کے کوکنے کی آواز سنائی دی: ۔۔۔کوکوو۔۔۔کوکوو۔۔۔

اس کے ساتھی بھی ایک کوئل ایک سوراخ سے نکلی اور سامنے میز پر جا کر بیٹھ گئی۔ دونوں بھائی اس پرندے کو دیکھ کر بہت حیران ہوئے، لیکن انھیں اس وقت اور زیادہ حیرانی ہوئی، جب کوئل نے انسانی آواز میں کہا: ”یہ کون سا موسم ہے؟“

شاکر نے کہا: ”یہ سردی کا موسم ہے اور برف باری ہو رہی ہے۔“

کوئل بولی: ”اوہو! آگ کی گرمی سے میں سمجھی کہ موسم گرما آ گیا ہے۔ تم نے میرا گھونسلا تو خراب اور برباد کر دیا ہے، اس لیے گرمیوں کے آنے تک تم مجھے اپنے ساتھ رہنے دو۔ میرے لیے درخت کے تنے کا سوراخ ہی کافی ہے۔ جب گرمیوں کا موسم آئے گا تو میں اپنے سفر پر روانہ ہو جاؤں گی۔ واپسی پر میں تمھارے لیے کوئی تحفہ لاؤں گی، جس سے تمھاری مصیبتیں کم ہو جائیں گی۔“

شاکر بولا: ”بہت خوش ہے ہمارے ساتھ رہو کئی ہفتے۔ میں تمھارے لیے ایک گھونسلا بنا دوں گا۔ تم گرمیوں کے آنے تک اس میں آرام کرو۔ تمھیں بھوک لگ رہی ہو گی، اس لیے میں تمھیں اپنے حصے کی آدھی روٹی دے رہا ہوں۔“

کوئل نے روٹی کھائی اور پانی پیا۔ پھر وہ شاکر کے بنائے ہوئے گھونسلے میں جا کر سو گئی۔ ایک دن صبح سویرے کوئل کی کوکو سے وہ بیدار ہوئے۔ ان کے سامنے والی دیوار میں کوئل بیٹھی ہوئی تھی اور کوکو کر بہار کے آنے کا اعلان کر رہی تھی۔ اس نے کہا: ”میں اب دنیا کے سفر پر جا رہی ہوں، تاکہ ہر جگہ بہار کے آنے کا پیغام پہنچا دوں۔ اب تم مجھے بتاؤ کہ واپس آتے وقت تمھارے لیے کیا تحفہ لاؤں؟“

لالچ سے فضلو کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ وہ بولا: ”تم نے دنیا کا گوشہ گوشہ دیکھا ہوا ہے۔ تم میرے لیے کوئی بڑا سا ہیرا یا قیمتی موتی لے آؤ تاکہ ہماری مصیبتوں کا دور ختم ہو جائے۔“

کوئل بولی: ”مجھے ہیرے جواہرات کا تو علم نہیں۔ یہ چٹانوں کے اندر چھپے ہوتے ہیں اور موتی دریاؤں کی تہہ میں ہوتے ہیں، اس لیے ان کا نکالنا بہت مشکل ہے۔ یہاں سے بہت دور ایک کنواں ہے، جس کے کنارے پر دو درخت ہیں۔ ان میں سے ایک سنہری درخت کہلاتا ہے۔ اس کے پتے سونے کے ہیں۔ دوسرا درخت زیتون کا ہے۔ یہ ہمیشہ ہرا بھرا رہتا ہے۔ اس کے متعلق مشہور ہے کہ جو کوئی اس کے پتوں کو اپنے پاس رکھے گا، اس کی عقل اور دانش میں اضافہ ہو گا۔ ہر مصیبت کے باوجود اس کا دل مطمئن رہے گا۔ اگر وہ کسی جھونپڑی میں رہتا ہے تو اپنے آپ کو محل میں رہنے والوں سے زیادہ خوش و خرم سمجھے گا۔“

شاکر بولا: ”پیاری کوئل! تم مجھے زیتون لا کر دینا۔“

فضلو بولا: ”ہم بالکل جھوٹ نہیں بولتے۔ ہم نے سونے کا پتا کیوں نہ مانگا؟ پیاری کوئل! تم مجھے سونے کا پتا لا کر دینا!“

کوئل نے انھیں اللہ حافظ کہا اور کھلی ہوئی کھڑکی سے اڑ کر نکل گئی۔ وہ میدانوں اور چراگاہوں پر سے اڑتی ہوئی چلی جا رہی تھی۔ اس کے ساتھ وہ چیخ چیخ کر بہار کے آنے کا اعلان کرتی جا رہی تھی۔

اس سال دونوں بھائیوں نے بہت تنگی ترشی سے وقت گزارا۔ لوگوں نے ان سے جوتے مرمت کروانے بند کر دیے۔ ان کی کھیتی سے ہاجرے کی فصل بھی تھوڑی سی پیدا ہوئی۔ سال ختم ہوتے ہوتے ان کی حالت بہت خراب ہو گئی اور فاقہ کشی تک نوبت آ پہنچی۔

بہار کا موسم شروع ہوا تو سب سے پہلے ان کے دروازے پر دستک دی اور پھر کوئل کی آواز سنائی دی: ”کوکوو۔۔۔کوکوو۔۔۔ میرے دوستو! دروازہ کھولو۔۔۔ میں تمھارے لیے تحفہ لائی ہوں۔“

شاکر نے جلدی سے دروازہ کھولا۔ کوئل ان کی جھونپڑی میں داخل ہوئی۔ اس کی چونچ میں دو پتے تھے۔ ایک بہت بڑا سا سونے کا پتا اور دوسرا زیتون کا پتا۔ کوئل نے سونے کا پتا فضلو کو اور زیتون کا پتا شاکر کو دیا اور بولی: ”دنیا کے آخری سرے سے میں تمھارے لیے یہ پتے لے کر آئی ہوں۔ تم مجھے کھانے کو کچھ دو۔ مجھے ابھی شمالی ملکوں میں جانا ہے، تاکہ میں وہاں بھی بہار آنے کی خوش خبری سنا دوں۔“

شاکر نے اپنے حصے کی روٹی کوئل کے آگے ڈال دی۔ کوئل روٹی کھانے لگی۔ فضلو، شاکر کو سونے کا پتا دکھا کر بولا: ”تم نے میری عقل مندی دیکھی؟ اب تم اپنے لیے بھی ایسا ہی پتا منگوا لینا۔“

شاکر نے جواب دیا: ”تم میرے لیے زیتون کا پتا بھی لانا۔“

فضلو بولا: ”تم میرے لیے سونے کا پتا لانا۔“ یہ سن کر کوئل دوبارہ اپنے سفر پر روانہ ہو گئی۔

فضلو وہاں پیں کر بولا: ”تم نے دولت مند ہونے کا سنہری موقع کھو دیا۔ زیتون کے پتوں سے تمھیں کیا فائدہ پہنچے گا؟ آخر تم یہ بتاؤ کہ بدھو ہے۔“

فضلو اسے بھلی کئی سنا رہا تھا، لیکن جواب میں شاکر ہنس کر کہتا کہ بھائی! تمھارے ہاتھ سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں۔ یہ مال و دولت سب آنی جانی چیز ہے۔

فضلو غصے میں کہہ بولا: ”تم مجھے بھیجے شریف اور معزز شخص کے ساتھ رہنے کے قابل نہیں ہو۔ آج سے میرے اور تمھارے راستے جدا جدا ہیں۔“

یہ کہہ کر اس نے سنہری پتا اٹھایا اور جھونپڑی سے باہر چلا گیا۔ گاؤں والوں میں سے جس شخص نے شاکر کی بپتا کو سنا، وہ بنے بغیر نہ رہ سکا۔ سب لوگوں نے فضلو کی عقل مندی کی داد دی، اب وہ فضلو نہیں رہا تھا، بلکہ چودھری فضل کہلانے لگا تھا۔ سچ ہے بابا، تیرے مَنّن نام، پرسا، پرسو پرس رام۔ اب گاؤں کے لوگ عزت و احترام سے اس کا نام لینے لگے تھے۔ معزز اور مال دار لوگ اپنے جوتے مرمت کرانے کے لیے اس کے پاس بھیجتے تھے۔ کچھ ہی دنوں میں فضل خاں نے شادی بھی کر لی۔ شادی کی دعوت میں گاؤں کے سب لوگ تھے۔ صرف شاکر کو دعوت نامہ نہیں بھیجا گیا تھا، کیوں کہ فضل خاں کے خیال کے مطابق وہ غریب اور بیوقوف تھا اور خاندان کے نام پر دھبہ۔ اب فضل خاں اپنا نہ یہ شان شوکت سے زندگی بسر کر رہا تھا، لیکن عجیب بات تھی کہ وہ اور اس کی بیوی ہمیشہ ناخوش اور پریشان ہی رہتے۔

اخراجات کو پورا کرنے کے لیے فضل خاں سونے کے پتے کو تو توڑ توڑ کر فروخت کرتا رہا۔ آخر ایک دن پتے کا آخری ٹکڑا بھی بک گیا۔ اب فضل خاں پہلے کی طرح مفلس ہو چکا تھا۔

جب موسم بہار شروع ہوا تو کوئل پھر آئی۔ فضل خاں اور اس کی بیوی نے کوئل کی بہت خاطر مدارات کی۔ وہ اس کے لیے بہت سی چیزیں لے کر آئے، لیکن کوئل نے ان کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ وہ بولی: ”میں غریب شاکر کے گھر کی رونقی سوکھی روٹی کھاتا زیادہ پسند کرتی ہوں۔“

اسی طرح نہ جانے کتنے ہی سال گزر گئے۔ فضل خاں سونے کے پتے گنتا رہا اور شاکر زیتون کے پتوں پر شکر ادا کرتا رہا۔

ایک دن اس ملک کا بادشاہ شکار کھیلتا ہوا ادھر آ نکلا۔ وہ بہت فکر مند اور پریشان رہتا تھا۔ اس کا بیٹا، شہزادہ نور الدین ناشرمانی کرتا تھا۔ وزیر اس کے خلاف سازشیں کرتے رہتے تھے۔ شمالی علاقے میں بغاوت ہو گئی تھی۔ ملک میں افراتفری پھیلی ہوئی تھی۔ ان باتوں نے بادشاہ کا چین، سکون غارت کر دیا تھا۔ اچانک بادشاہ کی نظر شاکر پر پڑی۔ وہ پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ اس کے چہرے سے گلتا بشاشت اور چہرا بھرا ہوا تھا۔ بادشاہ نے اس سے پوچھا: ”تم کیسے ہو؟“

شاکر نے جواب دیا: ”میں بہت اچھا ہوں۔ میرے پاس زیتون کا پتا ہے۔“

بادشاہ کو یہ سن کر بہت حیرانی ہوئی۔ شاکر نے بتایا: عالی جاہ! قناعت سب سے بڑی نعمت ہے۔ جتنے قناعت کرو گے، اتنے ہی زیادہ خوش رہو گے۔ جتنے زیادہ کی خواہش کرو گے، اتنے ہی زیادہ پریشان رہو گے۔“

بادشاہ کو شاکر کی بات پسند آئی۔ وہ بہت دیر تک شاکر کے پاس رہا۔ اس وقت اس کے ذہن سے سب پریشان جاتی رہی۔ شاکر کے پاس بادشاہ کے آنے اور پھر اس کی پریشانی دور ہونے کی بات جنگل میں آگ کی طرح پھیل گئی۔ لوگ اس کے پاس اپنی پریشانیاں لے لے کر آتے اور شاکر ان کی فکر اور پریشانی کا حل بتاتا اور پھر وہ خوش خوش اپنے گھروں کو واپس چلے جاتے۔ اب لوگ اسے انعام دیتے اور غریب لوگ ڈھیروں دعائیں دیتے۔ اب شاکر بھی اچھی اور خوش حال زندگی گزارنے لگا تھا۔ ایک دن بادشاہ نے شاکر کو بلانے کے لیے اپنا خاص بھیجا۔

خادم شاکر کی جھونپڑی پر پہنچا اور اس نے بادشاہ کا حکم نامہ دکھا کر کہا: ”عالی قدر سلطان معظم نے تمھیں فوراً دربار میں طلب کیا ہے۔“

شاکر نے کہا: ”کل صبح بہار کا پہلا دن ہے۔ میں سورج نکلنے سے پہلے کہیں نہیں جا سکتا۔“

خادم: ”شاکر کی جھونپڑی کے باہر ظہر الرہا۔ دن نکلتے ہی کوئل آئی۔ اس نے زیتون کا پتا شاکر کو دیا۔ شاکر نے کہا:

”پیاری کوئل! بادشاہ نے مجھے اپنے دربار میں طلب کیا ہے۔ کیا تم مجھ سے ملنے کے لیحل میں آیا کرو گی؟“

کوئل بولی: ”اوچے او۔ تجھ جیسی حقیقت میں قید خانے ہوتے ہیں۔ یہاں نفرت، عداوت، حسد اور آپس کی جنگ و جدل ہے۔ ایسی جگہ میرا دم گھٹنے لگتا ہے۔ میں تم سے ملنے کے لیے وہاں نہ آ سکوں گی۔ تم زیتون کے ان پتوں کی حفاظت کرنا اور انھیں اپنے سے کبھی جدا نہ کرنا۔“

کوئل نے روٹی کا ٹکڑا کھایا اور بولی: ”اب تم مجھے اجازت دو۔ اللہ حافظ۔“

شاکر کو کوئل کی جدائی پر بہت رنج ہوا۔ اس نے زیتون کے پتے چمڑے کی کرتی کے استر کے اندر سی لیے۔ پھر وہ یہ کرتی پہن کر بادشاہ کے خادم کے ساتھ دربار کی طرف روانہ ہو گیا۔

جب وہ محل میں داخل ہوا تو درباری اسے دیکھ کر حیران ہوئے اور آپس میں چہ میگوئیاں کرنے لگے کہ آخر بادشاہ نے اس معمولی شخص میں کیا بات دیکھی ہے، جو اسے محل میں بلا لیا۔

جب بادشاہ کے وزیروں نے موچی سے گفتگو کی تو اس کے جوہر کھلنے لگے۔ شہزادے، وزیر، امیر اور درباری جس جس نے شاکر سے گفتگو کی، ان کے دل کا بوجھ کم ہو گیا۔ دربار میں ایسی تبدیلی آئی، جو پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آئی تھی۔ لوگ آپس کی رنجشیں بھول گئے۔ ان کے دلوں کے حسد و رقابت اور نفرت کے جذبات دور ہو گئے۔

بادشاہ نے شاکر کے لیے ایک کمرہ مخصوص کر دیا۔ بادشاہ کے تخت کے برابر شاکر کی کرسی رکھ دی گئی۔ درباریوں نے اس کی خدمت میں بہت سے تحفے پیش کیے۔ وزیروں کے ریشم اور زرہفت (سونے کی تاروں سے بنا ہوا) کے لباس پیش کیے لیکن موچی نے اپنی چمڑے کی کرتی پہننا نہ چھوڑی۔ محل کے سب لوگوں نے اس بات کو سخت ناپسند کیا۔

بادشاہ نے کہا: ”تم یہ کرتی کسی فقیر کو کیوں نہیں دے دیتے؟“

شاکر نے کہا: ”عالی جاہ! محل میں داخل ہونے سے پہلے یہی میرا لباس تھا۔ یہ لباس پہن کر میرے دل میں غرور اور تکبر پیدا نہیں ہوتا۔“

بادشاہ کو شاکر کی بات پسند آئی۔ وہ اسے کچھ اور دن اپنے پاس روکنا چاہتا تھا، لیکن شاکر نے کہا: ”میں اپنی جھونپڑی کے باہر ظہر الرہا۔ دن نکلتے ہی دیر نہ لگے۔ وہ پھر سے وہ ایک جنگل میں پہنچے۔ وہ بہری طرح تھک چکے تھے۔ فضل خاں کی بیوی بولی: ”تم تو عقل سے بالکل پیدل ہو۔ تم نے سفر کے لیے کسی سواری کا انتظام کیوں نہ کیا؟“ آخر یہ سوچا ہمارے کے دن کام آئے گا؟“

فضل خاں نے روہاں کھول کر دیکھا تو پتا چلا، ایک چالاک بڑھیا بہت دیر سے ان کا پیچھا کر رہی تھی۔ وہ درخت کے پیچھے چھپی ہوئی تھی۔ اس نے ان کی سب باتیں سن لیں، پھر سچ کی جھلک بھی دیکھ لی۔ وہ درخت کے پیچھے سے نکلی اور ان کے پاس پہنچی۔ وہ چاپلوسی سے بولی: ”عالی قدر نواب صاحب اور محترمہ بیا وصاحبہ! آپکو کا سلام قبول فرمایئے۔

فضل کی بیوی نے پوچھا: ”تم نے کیسے جانا کہ ہم نواب ہیں؟“

بڑھیا بولی: ”عالی قدرا آپ کی شکل صورت سے ہی اندازہ ہو جاتا ہے کہ آپ خاندانی نواب ہیں۔ سرکارا کیا آپ مجھے اپنی میزبانی کی عزت بخشیں گے؟“

بڑھیا نے ایسی خوشامد کی کہ دونوں اس کے جال میں آ گئے۔ وہ دونوں بھوکے پیاسے تو تھے ہی، انھوں نے بڑھیا کی دعوت قبول کر لی۔

بڑھیا نے اپنا تھیلا کھولا اور بولی: ”حضور! آپ نے ہمیشہ مرے مرے کے کھانے کھائے ہوں گے۔ آج اس غریب بڑھیا کے ہاتھ کے پکے ہوئے پھیکے اور سادہ کھانے بھی کھا ہیے۔ سرکارا لکھن لگی ہوئی روٹی، کباب، کوفتے اور آم کا اچار حاضر ہے۔“

فضل خاں اور اس کی بیوی نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔ پھر بڑھیا نے ان کو گلاب کا شربت پیش کیا۔ اس میں کوئی نشہ آور چیز ملی ہوئی تھی۔ اسے پیتے ہی ان کی آنکھیں بند ہونے لگیں۔ جلد ہی وہ خوابوں کی دنیا میں پہنچ گئے اور نوابی کے خواب دیکھنے لگے۔

بڑھیا نے دو پتے توڑے اور گوبی تھے۔ وہ بڑھیا کے ساتھ ہی رہتے تھے۔ فضل خاں اور اس کی بیوی سو گئے تو بڑھیا نے چیخ کر کہا: ”اے احمقو! کہاں مر گئے ہو؟“

وہ دونوں لپک کر بڑھیا کے پاس پہنچے۔ بڑھیا بولی: اب میرا نہ کیا دیکھ رہے ہو، جلدی سے سامان سمیٹو اور بھاگ چلو۔“ پھر وہ ٹوٹو رے بولی: آج تمھاری کیا کارگزاری رہی؟ تم نے کچھ مال اڑایا، یا یوں ہی خالی ہاتھ چلے آئے؟“

ٹوٹو نے کہا: ”اماں! آج جب میں محل سرا کے پاس سے گزر رہا تھا تو کسی نے یہ چمڑے کی کرتی اوپر سے پھینکی۔ یہ کرتی سے تو بیکار ہی، لیکن میں اسے آپ کے حکم کی تعمیل کرنے کے لیے لیتا آیا ہوں۔“

یہ کہہ کر اس نے ایک گٹھری بڑھیا کی طرف پھینکی۔ بڑھیا تیزی پچھا کر بولی: ”ارے احمق! اسے گدڑی میرے کس کام کی ہے؟“ یہ کہہ کر بڑھیا نے وہ کرتی فضل خان پر ڈال دی۔ بڑھیا نے سب سامان سمیٹا، پھر وہ تینوں بیٹھے ہوئے وہاں سے چل دیے۔ بہت دیر بعد فضل خاں اور اس کی بیوی کی آنکھ کھلی، انہیں پتہ چلا کہ بہت افسوس اور چیزیں اور کپڑے لتے سب چوری ہو چکے ہیں۔ یہ دیکھ کر فضل کی بیوی چیخیں مار کر رونے لگی۔

شام کے وقت خاصی سردی ہو گئی۔ فضل خاں نے چمڑے کی وہ کرتی پہن لی، جو اس کے نزدیک ہی پڑی ہوئی تھی۔ جیسے ہی اس نے کرتی کے بٹن لگائے، اس کی دلی کیفیت میں ایک عجیب تبدیلی واقع ہو گئی۔ وہ رونے دھونے کے بجائے ہنسنے مسکرانے لگا۔ اس کی بیوی کی دل سے بھی رنج و ملال جاتا رہا۔ انھوں نے جنگل میں ایک گھر بنایا۔ فضل خاں ایک گھونسے سے انڈے نکال لایا۔ اس کی بیوی بے بھیں بھوا، پھر دونوں کھا پی کر گھاس کے ڈھیر پر لیٹ گئے اور سو گئے۔

وہ جنگل میں رہتے رہے، انھوں نے اپنی جھونپڑی کو کافی بڑا کر لیا تھا۔ وہ پرندوں کے انڈوں اور جنگلی پھلوں پر گزارا کرنے لگے تھے۔ دربار جانے کا خیال ان کے دل سے جاتا رہا۔

اور شہزادے کا حال سنیے۔ جب وہ صحت کے وقت جاگا تو اسے معلوم ہوا کہ اس کی کرتی گم ہو چکی ہے۔ اس نے نوکروں سے پوچھا، مگر کسی نے جواب نہ دیا۔ محل کو کوتا کوتا چھان مارا، لیکن کرتی نہ ملنی تھی۔ اس وقت سے اس کے حالات اپنی پرانی ڈگر پر آ گئے۔ لڑائی جھگڑے ہونے لگے۔ وزیر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگے۔ بادشاہ کی فکر پریشانی اور بڑھ گئی۔

شاکر کی سب مصاحبین اس کی کرتی کے ساتھ تھیں۔ جب وہ نہ رہی تو مصاحبین بھی جاتی رہیں۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے اس کا ذہن بالکل ناکارہ ہو چکا ہے۔ درباریوں میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں کہ اس موچی کا یہاں پر کیا کام؟ بادشاہ نے تحقیقات کا حکم دے دیا کہ یہ موچی یہاں کیوں آیا اور اس سارے آئی کے سر کی موچی خواہ مخواہ محل میں شہر ارہا ہو۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ موچی کو محل سے باہر نکال دیا جائے اور اس کی ہر ایک چیز ضبط کر لی جائے۔ فرمان جاری ہوا اور ایک نوکر شیطنی کا حکم لے کر کمرے میں داخل ہو گیا اور قیمتی چیزوں پر قبضہ کرنے لگا۔ شاکر کھڑکی کے راستے بھاگ نکلا۔ اس کو بھاگتا دیکھ کر ایک راہ گیر بولا: ”صبح صبح اس کھڑکی سے ایک کرتی باہر آ گرتی دیکھی، اب کرتی کا مالک کھڑکی سے باہر کود رہا ہے۔“

شاکر نے راہ گیر کا ہاتھ پکڑ لیا اور منت بھرے لہجے میں بولا: ”بھیا! تم بتا سکتے ہو کہ وہ کرتی کس کے پاس ہے؟“

راہ گیر بولا: ”ایک لڑکا اس کرتی کو اٹھا کر جنگل کی طرف بھاگا تھا۔“

شاکر بولا: ”اگر تم مجھے اس لڑکے کے پاس لے چلو، تو میں تمھیں بہت انعام دوں گا۔“

راہ گیر بولا: ”تم اس راستے پر چلتے رہو۔ جہاں یہ ختم ہو جائے، وہاں ایک گھر ہے۔ شاید تمھاری کرتی کے متعلق کچھ خبر مل جائے۔“

شاکر نے اپنا بٹوا اسے انعام میں دے دیا اور راہ گیر کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے لگا۔ وہ جنگل میں داخل ہو گیا۔ رات ہو گئی تھی۔ اندھیرے میں اس کا ہاتھ بھی نہ سجھائی دیتا تھا۔ دور ایک جگہ آگ جل رہی تھی، وہ اسی سمت بڑھتا رہا۔ آخر وہ ایک مکان کے پاس جا پہنچا۔ مکان کا دروازہ اندر سے کھلا تھا۔ اس نے اندر جھانک کر دیکھا۔ وہاں اس کا بھائی فضل خاں (فضلو) سو رہا تھا۔ اس کے سرہانے وہی کرتی رکھی ہوئی تھی۔ اس کے قریب ہی ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ شاکر سمجھ گیا کہ یہ فضل کی بیوی ہے۔

وہ دستک دے کر مکان میں داخل ہوا اور دھیمی آواز سے سلام کیا۔ شاکر کی بھاوج نے اسے نہیں پہچانا۔ اس نے بہت اخلاق سے اسے خوش آمدید کہا۔ وہ بولی: ”بھائی صاحب! جیسی آواز میں گفتگو سنتی ہے۔ میرے شوہر اکثی سوتے ہیں۔“

شاکر نے کہا: ”بی بی! میں راستے سے بھٹک کر آ نکلا ہوں۔ میں دراصل بادشاہ کے دربار میں ملازم ہوں۔“

عورت نے پوچھا: ”اچھا یہ بتاؤ تم نے کرتہ کیا حال ہے؟ بہت دن پہلے میں بھی وہاں جانے کے خواب دیکھا کرتی تھی، لیکن اب میں اپنے اس احمقانہ خیال پر بہتی ہوں۔“

شاکر نے پوچھا: ”آپ وہاں کیوں جانا چاہتی تھیں؟“

عورت نے کہا: ”میرے شوہر کا بھائی دربار میں ملازم ہے۔ ہم بھی اپنی قسمت آزمانے نکلے تھے۔ لیکن ایک بڑھیا نے ہمیں نشہ آور شربت پلا کر بیہوش کر دیا اور ہمارا سب کچھ چھین کر لے گئی۔ جاتے وقت یہ پرانی سی کرتی یہاں پھینک گئی ہے۔“

شاکر نے اپنا قیمتی کوٹ اتار کر رکھ دیا اور بولا: ”بی بی! میرا خیال ہے کہ آپ کا شوہر اس پرانی کرتی کی جگہ اس قیمتی کوٹ کو ضرور پسند کرے گا۔“

عورت نے اپنے شوہر کو جھنجوڑ کر بیدار کیا اور بولی: ”دیکھو تو سہی، میں نے کیسا عمدہ سودا کیا ہے؟“

فضل خاں نے آنکھیں کھول کر دیکھا۔ اس کے سامنے اس کا بھائی شاکر کھڑا ہوا مسکرا رہا تھا۔ فضل نے آگے بڑھ کر اپنے بھائی کو گلے لگایا اور کہا: ”بھائی! تم ٹھیک تو ہو؟ تم نے دربار میں کیا کچھ دیکھا؟ وہاں تخت تر تی پائی؟“

شاکر بولا: ”بھائی دربار کا عروج بھی دیکھا اور زوال بھی۔ سچ پوچھو تو ان ہنگاموں سے میرا دل بھر چکا ہے۔ اب تو دل چاہتا ہے کہ اپنی جھونپڑی میں سکون اور آرام سے رہوں۔“

فضل اور اس کی بیوی بھی گاؤں واپس چلنے پر رضامند ہو گئے۔ دونوں بھائیوں نے ایک بار پھر ہی اپنا کام سنبھال لیا۔

کوئل اب بھی ہر سال موسم بہار شروع ہوتے ہی ان سے ملنے آتی ہے۔ اب وہ ان دونوں کے لیے زیتون کے پتے لاتی ہے۔☆☆☆



کوئل کا تحفہ

فضول خرچی کا انجام

ایک نیک آدمی کے لڑکے کو اس کے چچا کے ترکہ میں سے بہت سی دولت ہاتھ آئی۔ اس نے روپیہ کے مَل بوتے پر بڑی عادتیں اختیار کر لیں اور اچھی عادتیں چھوڑ دیں۔ وہ نشہ آور چیزیں استعمال کرنے لگا اور طرح طرح کے گناہوں میں مبتلا ہو گیا۔

ایک بار میں نے اُس سے نصیحت کے انداز میں کہا کہ اے بیٹے! آدمی کی مثال پیتے پانی کی طرح ہے اور عیش و آرام چلتی ہوئی چکّی کی مثل ہے۔ زیادہ خرچ اس کو کرنا چاہیے جس کی آمدنی بے حد و حساب ہو!

جب تمہاری آمدنی کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے تو تھوڑا تھوڑا خرچ کرو تم نے نہیں سنا ہے کہ دریائے دجلہ میں کشتی چلانے والے ملاح یہ گاتا گاتے ہیں کہ اگر پہاڑوں پر بارش نہ ہو تو دریا جلد یا بدیر سال کے اندر خشک ندی بن جائے گا۔

تم کو سوچ سمجھ کر خرچ کرنا چاہیے۔ کیونکہ جب یہ دولت جو مفت ہاتھ آئی ہے تم سے چھن جائے گی تو تم تکلیف اٹھاؤ گے اور اس وقت پچھتاؤ گے، وہ تو لڑکا گانے بجانے اور شراب میں مست رہتا تھا۔ میری نصیحت کا اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔ الٹا میری باتوں پر اعتراض کرنے لگا اور کہنے لگا اس وقت مجھ کو جو عیش و آرام حاصل ہے اس کو آنے والی تکلیف کے خوف سے چھوڑ دینا عقل مندی نہیں ہے!

جاؤ اے دوست خوش رہو اور مزے اڑاؤ۔ کل کا غم اور فکر آج نہ کرنا چاہیے۔

وفادار ہاتھی

صدف سراج

یہ کہانی پرانی ہونے کے ساتھ ساتھ سچی بھی ہے۔ یہ بات مغلوں کے دور کی ہے آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کا ایک ہاتھی تھا۔ نام تھا اس کا "مولا بخش"۔ یہ ہاتھی اپنے مالک کا بے حد وفادار تھا۔ ہاتھی خاصہ بوڑھا تھا مگر بہت صحت مند۔ بہادر شاہ ظفر سے پہلے بھی کئی بادشاہوں کو سواری کروا چکا تھا۔ فطرتاً شریر اور شوخ تھا۔ ہر وقت مست رہتا تھا۔ اپنے مہاوت کے علاوہ کسی کو پاس نہ آنے دیتا تھا۔

یہ ہاتھی کھیلنے کا بڑا شوقین تھا۔ قلعے کے قریب بچے اس کے گرد اکٹھے ہو جاتے تھے اور مولا بخش ان کے ساتھ ساتھ کھیلتا رہتا۔ پہلے بچے اسے کہتے کہ ایک ٹانگ اٹھاؤ وہ اٹھا لیتا۔ بچے کہتے ایک گھڑی (یعنی ایک منٹ) پوری ہونے سے پہلے نہ رکھنا۔ وہ ایک گھڑی یعنی ایک منٹ تک ایسے ہی رہتا۔ پھر بچے کہتے گھڑی پوری ہوئی تو وہ ٹانگ نیچے رکھ دیتا۔ پھر وہ مخصوص آواز نکالتا جس کا مطلب ہوتا کہ "بچو! اب تمہاری باری آئی۔۔۔" چنانچہ بچے اپنی ٹانگ اٹھا لیتے۔ گھڑی پوری ہونے سے پہلے کوئی بچہ ٹانگ نیچے رکھ دیتا تو ہاتھی زور زور سے سر ہلاتا۔ یعنی ابھی گھڑی پوری نہیں ہوئی۔ جب بچوں کے ساتھ بہت خوش رہتا تھا۔ انہیں اپنی سونڈ سے گنے اٹھا اٹھا کر دیتا۔ جس دن بچے نہ آتے اس دن شور مچاتا مجبوراً مہاوت بچوں کو بلا کر لاتا دیتے تو یہ بہت شوخ ہاتھی تھا لیکن جب بادشاہ کی سواری کا موقع آتا تو بہت مؤدب اور سنجیدہ ہو جاتا۔ جب تک بادشاہ صحیح طرح بیٹھ نہ جائے کھڑا نہ ہوتا۔

1857 میں جب انگریز قلعہ پر قابض ہوئے اور بہادر شاہ ظفر نے ہمایوں کے مقبرے میں پناہ لی تو مولا بخش بہت اداس ہو گیا۔ بادشاہ سے بچھڑنے کا اسے اتنا غم ہوا تھا کہ اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا۔ قلعے کے نئے انگریز انچارج سانڈرس کو یہ خبر ملی تو اس نے لڈو اور پھلوں سے بھرے ٹوکرے منگوائے اور ہاتھی کے سامنے رکھے۔ ہاتھ نے اپنی سونڈ سے وہ تمام ٹوکرے اٹھا کر پھینک دیئے۔ سانڈرس کو غصہ آ گیا کہ یہاں تو ہاتھی بھی باغی ہے۔ اس نے ہاتھی کی نیلامی کا حکم دیا۔ ہاتھی کو بازار میں کھڑا کر دیا گیا مگر کوئی بھی بولی نہیں لگا رہا تھا۔ پھر ایک پنساری نے اڑھائی سو روپے کی بولی لگائی اور ہاتھی اس کے ہاتھ نیلام کر کے فیصلہ ہو۔

مہاوت نے بید یکھ کر کہا "مولا بخش! ہم دونوں نے بادشاہ کی بہت غلامی کر لی اب تجھے بلدی پیچھے والے کے دروازے پر جانا پڑے گا۔"

یہ سنتا تھا کہ ہاتھی دُم سے زمین پر گرا اور مر گیا۔ ہاتھی کی وفاداری کا یہ قصہ بہت اثر انگیز ہے۔ مولا بخش نے اپنے مالک کے مرنے کے بعد بھی کسی کے پاس رہنا پسند نہ کیا اور اس غم نے اس کی جان لے لی۔☆☆☆

ایک شہزادے کی سخاوت

ایک شاہزادے کو بہت دی دولت اپنے باپ سے ترکہ میں ملی۔ اس نے دل کھول کر روپیہ خرچ کیا اور خوب سخاوت کی۔ فوج اور رعایا کی بھلائی کے لیے بہت سا مال صرف کر دیا۔ اگر حق کو ذہبہ کے اندر نہ رکھا جائے تو اس کی خوشحالی نہیں پھیلی مگر جب وہ آگ میں جلائی جاتی ہے تب سنہری طرح چمکنے لگتا ہے۔

اگر تم بڑے صاحب عزت بننا چاہتے ہو تو سخاوت کرو، اس لیے کہ جب تک تم کھیت میں دانہ نہ بکھیرو گے اناج نہیں اگے گا۔

شاہزادے کے پاس بیٹھنے والے لوگوں میں سے ایک ناتجربہ کار شخص نے شاہزادے کو نصیحت کرنا شروع کیا اور کہا۔ پہلے بادشاہوں نے اس دولت کو بڑی محنت سے جمع کیا تھا اور اس کو ملک کی ضرورت کے لیے محفوظ کر رکھا تھا۔ تم اس کو خرچ کرنے سے ہاتھ روک لو۔ کیا معلوم آئندہ کیا موقع پڑ جائے۔ دشمن بھی گھات میں لگے ہوئے ہیں۔ یہ نہ ہو کہ ضرورت کے وقت تم عاجز اور مجبور ہو جاؤ۔

اگر تم اپنا خزانہ لوگوں میں بانٹ دو گے تو ہر گھر والے کو ایک ایک چاول کے برابر حصہ ملے گا اور خزانہ ختم ہو جائے گا۔

کیوں تم ہر ایک سے ایک جو بھر چاندی لے کر جمع نہیں کرتے ہو کہ۔ تمھارے پاس ایک خزانہ جمع ہو جائے۔

شاہزادے کو اس شخص کی بات ناگوار ہوئی۔ سن کر منہ پھیر لیا اور اس کو جھڑک دیا اور کہا۔ خدا نے مجھ کو سلطنت کا مالک بنایا ہے۔ تاکہ خلق خدا کی خدمت کروں۔ میں چوکیدار نہیں ہوں کہ مال و دولت کی رکھوالی کروں۔

قارون جیسا دولت مند مر گیا جس کے پاس خزانوں سے بھرے ہوئے چالیس مکان تھے۔ اب اس کو اپنی کل کا نام بھی نہیں لیتا (کیونکہ وہ م

اروناچل پردیش پولیس کو صدر جمہوریہ کا پولیس نشان اعزاز

ایٹا نگر، (یو این آئی) مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے ہفتہ کو ایٹا نگر میں اروناچل پردیش پولیس کو صدر جمہوریہ کا پولیس نشان اعزاز عطا کیا۔اس کے ساتھ ہی اروناچل پردیش پولیس یادگار اعزاز حاصل کرنے والی ملک کی 17ویں پولیس فورس بن گئی ہے۔یہ اعزاز 15 سال سے زیادہ عرصے تک بہادری، لگن اور قربانی کے جذبے کے ساتھ خدمات انجام دینے پر دیا جاتا ہے۔تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر شاہ نے کہا کہ یہ اعزاز پورے اروناچل پردیش کے لیے فخر کی بات ہے۔انہوں نے بتایا کہ 1971 میں قائم ہونے والی اروناچل پردیش پولیس میں آج 16 ہزار سے زیادہ اہلکار ہیں۔یہ چار رجائع اور 29 پولیس اضلاع میں کام کر رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ اروناچل پردیش کی چین، میانمار اور بھوٹان کے ساتھ مجموعی طور پر 863.1 کلومیٹر طویل بین الاقوامی سرحد ہے۔ایسے میں ریاست کی سلامتی پورے ملک کے لیے اہمیت رکھتی ہے۔انہوں نے شورش پسندی، منظم جرائم، منشیات کی اسمگلنگ اور سائبر جرائم کے خلاف پولیس کی کارروائیوں کی ستائش کی۔ساتھ ہی ریاست کو منشیات سے پاک بنانے اور یہاں سے ملک کے دیگر حصوں میں منشیات کے اسمگلنگ روکنے کی اپیل کی۔

وزیر داخلہ نے کہا کہ 2014 سے 2026 کے درمیان مرکزی حکومت نے شمال مشرقی خطے کی ترقی پر 1,49,646 کروڑ روپے خرچ کیے، جبکہ 2004 سے 2014 کے درمیان یہ رقم 33,530 کروڑ روپے تھی۔انہوں نے سیاحتی، ڈونی پولو ہوائی اڈہ، یوپی تیلی پل اور اروناچل فرنٹیئر ہائی وے جیسے منصوبوں کا بھی ذکر کیا۔

راہل گاندھی کے بیان پر بی جے پی اور کانگریس آمنے سامنے

رجیجو کے سوالات کا پون کھیڑا نے دیا کرارا جواب

1962 کی جنگ، ملک کی معاشی ترقی اور 'ہندو شرح نمو' پر کانگریس لیڈر کا تاریخی حوالوں سے پلٹ وار



نئی دہلی۔ (ایجنسی) مرکزی وزیر کرن رجیجو نے راہل گاندھی کی اس سوشل میڈیا پوسٹ پر اپنی ناراضگی ظاہر کی ہے، جس میں انھوں نے کہا تھا کہ اگر کانگریس حکومت میں ہوتی تو چین کے شہریوں کو چین میں، روس و امریکہ کے صدور کی ہونی میٹنگ میں ہندوستانی وزیر اعظم بھی موجود ہوتے۔کرن رجیجو نے راہل گاندھی کی پوسٹ کو شیئر کرتے ہوئے کانگریس سے 4 سوالات کیے تھے، جس پر کانگریس لیڈر پون کھیڑا نے کچھ ایسا جواب دیا ہے جو بی جے پی لیڈر کو لاجواب' کر دے۔

کرن رجیجو نے راہل گاندھی کی سوشل میڈیا پوسٹ پر حملہ کرتے ہوئے جو 4 سوالات کانگریس سے کیے تھے، وہ اس طرح ہیں:

1962 میں چین نے میرے گاؤں پر قبضہ کرلیا تھا، کیا کانگریس 1962 کی ذلت کے لیے معافی مانگے گی؟

کانگریس نے ہندوستان کو ایک غریب ملک بنائے رکھا، کیوں؟

ہندوستان کو سانپوں کا تماشہ دکھانے والوں کو سزا نہیں کیوں کیا جاتا تھا؟

ہندوستان کی معیشت کو 'ہندو شرح نمو' کہہ کر کیوں بے عزت کیا گیا؟

ان چاروں سوالات کے جواب پون کھیڑا نے ایک ایک کر بہت واضح لفظوں میں دیا ہے۔انھوں نے ایکس پر جاری اپنی پوسٹ میں کرن رجیجو کو مخاطب کرتے ہوئے سب سے پہلے یہ سوال کیا ہے کہ "کیا راہل جی آپ سب کو اس قدر بے وقوف سمجھ رہے ہیں کہ آپ وراث 1.46 ہے اس طرح کی بے ربط، محض لفظی اور خیالات کی بھٹکتی ہوئی تحریر پوسٹ کریں گے پرجیجو جی؟" پھر وہ لکھتے ہیں "شاید تاریخ کا تھوڑا سا علم آپ کو اس زحمت سے بچا سکتا تھا، لیکن میرے اچھے بھائی اور ہمیشہ نڈیش رجیجو جی، میں آپ کے لیے کچھ حقائق لے کر حاضر ہوں۔"

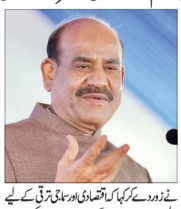
بعد ازاں پون کھیڑا مرکزی وزیر رجیجو کے سوالات کا جواب دیتے ہیں۔ پہلے سوال کے جواب میں وہ لکھتے ہیں کہ "آپ درست کہہ رہے ہیں کہ اکتوبر 1962 میں چین نے آپ کے گاؤں تکھو پر مختصر مدت کے لیے قبضہ کر لیا تھا۔لیکن ہندوستان کی سفارتی کوششوں کے نتیجے میں بڑھتے ہوئے بین الاقوامی دباؤ کے درمیان نومبر میں یہ قبضہ ختم ہو گیا تھا۔لیکن آپ نے اس کا ذکر کیوں نہیں کیا؟ کیا اس لیے کہ یہ آپ کے سطحی بیانیے کے مطابق نہیں ہے؟" پھر دوسرے سوال کا جواب کچھ اس طرح دیتے ہیں "آزادی سے لے کر 1977 تک ہندوستان کی مجموعی قومی پیداوار (جی ڈی پی) تقریباً 20 سے 30 ارب ڈالر سے بڑھ کر 121.49 ارب ڈالر ہو گئی تھی۔یہ وہ دور تھا جب ہندوستان نے سبز انقلاب، سفید انقلاب اور ملک کی تکنیکی و صنعتی ترقی کی بنیادیں رکھی تھیں۔" وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ "اس نے سرکاری شعبے کے ادارے، آئی آئی ٹی، آئی آئی ایم، ایمس، ہے، ایٹمی توانائی اور کئی دیگر ممتاز ادارے قائم کیے، جن میں سے بہت سے اداروں کو آج بی جے پی کمزور کرنے میں مصروف ہے۔یعنی جس چیز کو آپ ہندوستان کو غریب رکھنے سے تعبیر کرتے ہیں، درحقیقت وہ ملک کی تعمیر تھی۔"

'سانپوں کا تماشہ دکھانے والوں کی سزا' میں دیے تبصرے سوال کا جواب دیتے ہوئے پون کھیڑا نے لکھا ہے کہ "ہم ہندوستان کے بارے میں مغرب کے تصورات پر مبنی ایک پرانے نوآبادیاتی وقوانوی تصور سے ناراض نہیں ہوتے۔ نہ ہی ہمیں اپنی ثقافت، ثقافت یا تہذیب تعین کرنے کے لیے کسی سفید فام شخص کی توثیق کی ضرورت ہے۔" وہ مزید لکھتے ہیں کہ "بی جے پی میں آپ لوگ اس بات کے بارے میں ہمیشہ پختہ رہتے ہیں کہ غیر ملکی ہندوستان کے بارے میں کیا سوچتے ہیں۔ کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ آر ایس ایس آج بھی انگریز دور کے عشق میں گرفتار ہے، بالکل اسی طرح جیسے وہ 'آبادیاتی دور میں تھا؟"

'ہندو شرح نمو' سے متعلق چوتھے سوال کے جواب پر کانگریس لیڈر نے کچھ اس انداز میں دیا ہے "یہ بنیادی طور پر دو سرے سوال کی ہی تکرار ہے۔ لیکن رجیجو جی، بظاہر معاشیات کی بنیادی باتوں (اور بہت سی دوسری چیزوں) سے ناواقف ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ دونوں الگ الگ سوال ہیں۔" ساتھ ہی طنز انداز میں یہ سوال بھی پوچھتے ہیں کہ "کیا آپ مودی کی تھوڑی سی مزید خوشنودی حاصل کرنے کی امید میں بی جے پی کے 'چیف سنیک۔چارمر (ساپوں کا تماشہ دکھانے والوں کا سربراہ) بننے کے لیے آڈیشن دے رہے ہیں؟"

برکس کسی بھی ملک کے لیے چیلنج نہیں: اوم برلا

لوک سبھا اسپیکر نے کہا، برکس تمام ممالک کی مشترکہ خوشحالی اور فلاح و بہبود کے لیے ہے



نئی دہلی/نوئیڈا، (یو این آئی) لوک سبھا اسپیکر اوم برلا نے آج برکس ممالک کی خواتین نمائندوں کو مشورہ دیا کہ وہ عالمی چیلنجوں سے نمٹنے اور ایک زیادہ پرامن، مستحکم اور خوشحال دنیا کی تعمیر کے لیے اپنی اجتماعی قیادت، تجربات اور اختراعی صلاحیتوں کا استعمال کریں۔ راجستھان کے ٹونک میں واقع بنستھلی ودیاپیٹھ میں منعقدہ برکس خواتین کی قیادت سے متعلق سہ روزہ اجلاس کی افتتاحی تقریب سے مہمان خصوصی کی حیثیت سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ خواتین کا اعتماد، مثبت نقطہ نظر اور اختراعی صلاحیت قوموں اور انسانیت کو درپیش پیچیدہ مسائل کے حل کے نئے راستے کھول سکتی ہے۔ برکس ممالک کے درمیان تعاون کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے مسٹر برلا نے کہا کہ جغرافیائی، اقتصادی اور سیاسی حالات میں اختلافات کے باوجود تمام ممالک کئی عالمی چیلنجوں کا سامنا کر رہے ہیں، جن سے نمٹنے کے لیے اجتماعی کوششیں ضروری ہیں۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ اقتصادی اور سماجی ترقی کے لیے عالمی امن اور استحکام ناگزیر شرائط ہیں اور کسی ایک ملک سے پیدا ہونے والی بداماتی کے دور رس اثرات پوری دنیا پر پڑ سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ برکس بات چیت، تعاون اور تبادلہ کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے، جس سے ممالک کو مشترکہ مفادات اور اتفاق رائے پر مبنی حل کی سمت کام کرنے میں مدد ملتی ہے۔ بنستھلی ودیاپیٹھ کی خصوصاً مصنوعی ذہانت (اے آئی) کی انقلابی نوعیت کو تسلیم کرنے اور اسے انسانیت کی خدمت کرنے والی ایک طاقتور قوت میں تبدیل کرنے کی کوششوں کی ستائش کی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اس بات پر زور دینا ہوگا کہ ٹیکنالوجی انسانیت کی خدمت کرے اور عام شہریوں کی زندگیوں کو بڑھاوہ تحفظ اور بہتر بنائے۔ مسٹر برلا نے مصنوعی ذہانت کے صحت، تعلیم، زراعت، دفاع، سائبر سیکورٹی اور خواتین کی صنعت کاری جیسے شعبوں میں اس کے ذمہ دارانہ استعمال کی اپیل کی۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ تکنیکی ترقی کی رہنمائی انسان مرکوز نقطہ نظر، اخلاقی اقدار، تھرڈی اور جواب دہی سے ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے کہ مصنوعی ذہانت انسانیت کی خدمت کرے اور عام شہریوں کی زندگیوں کو بڑھاوہ تحفظ اور بہتر بنانے میں مدد کرے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی امن اور استحکام کے لیے ضروری شرائط ہیں اور کسی ایک ملک سے پیدا ہونے والی بداماتی کے دور رس اثرات پوری دنیا پر پڑ سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ برکس بات چیت، تعاون اور تبادلہ کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے، جس سے ممالک کو مشترکہ مفادات اور اتفاق رائے پر مبنی حل کی سمت کام کرنے میں مدد ملتی ہے۔ بنستھلی ودیاپیٹھ کی خصوصاً مصنوعی ذہانت (اے آئی) کی انقلابی نوعیت کو تسلیم کرنے اور اسے انسانیت کی خدمت کرنے والی ایک طاقتور قوت میں تبدیل کرنے کی کوششوں کی ستائش کی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اس بات پر زور دینا ہوگا کہ ٹیکنالوجی انسانیت کی خدمت کرے اور عام شہریوں کی زندگیوں کو بڑھاوہ تحفظ اور بہتر بنائے۔ مسٹر برلا نے مصنوعی ذہانت، سائبر سیکورٹی، دفاع، سائبر جرائم اور منشیات کی اسمگلنگ جیسے خطرات سے نمٹنے کے لیے باہمی تعاون کو مزید مضبوط بنانے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ مختلف ممالک کے درمیان اختراعات، تجربات اور کامیاب طریقہ کار کے تبادلے سے نئے نقطہ نظر سامنے آسکتے ہیں اور برکس ممالک اجتماعی حوصلے سے عالمی مسائل کا زیادہ موثر انداز میں حل تلاش کر سکتے ہیں۔

فضائی آلودگی ڈی این اے کی ساخت میں تبدیلی لا سکتی ہے: ماہرین

نئی دہلی، (یو این آئی) فضائی آلودگی انسانی زندگی کے لیے ایک سنگین مسئلہ بن چکی ہے اور یہ ہمارے ڈی این اے کی ساخت میں تبدیلی لا سکتی ہے، نیز کینسر جیسی جان لیوا بیماریوں کا سبب بن سکتی ہے۔ قومی راجدھانی دہلی کے انٹرنیشنل سینٹر میں شروع فضائی آلودگی، آب و ہوا اور صحت عامہ کے موضوع پر منعقدہ دو روزہ قومی کانفرنس ہفتہ کو اختتام پذیر ہو گئی۔ اس دوران ماہرین نے دہلی اور قومی راجدھانی خطے (این سی آر) کی فضا میں پی ایم 2.5 اور پی ایم 1 جیسے آلودہ ذرات کی دھاتی ساخت کا تجزیہ کرنے پر زور دیا تاکہ اس سلسلے میں لوگوں میں بیداری پیدا کی جا سکے۔ اس کانفرنس میں نوجوان محققین نے نئی تحقیق کے نتائج پیش کیے، جن سے پتہ چلتا ہے کہ فضائی آلودگی ہمارے جسم میں پہلے کے اندازوں سے کہیں زیادہ گہرائی تک داخل ہو سکتی ہے اور ڈی این اے کی ساخت کو بھی تبدیل کر سکتی ہے۔ نوجوان محققین کی جانب سے پیش کیے گئے نتائج کے مطابق سیسہ (پی بی)، کیڈمیم (سی ڈی)، آرسینک (اے ایس)، کرومیم، نکل (این آئی) اور پارہ (ایچ جی) جیسی زہریلی دھاتیں اور نیم دھاتیں کئی سالہائی عمل کے ذریعے ہمارے ڈی این اے کو نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ محققین کے مطابق جب ڈی این اے کو بار بار نقصان پہنچتا ہے اور اس کی مرمت کرنے والے نظام صحیح طریقے سے کام نہیں کر پاتے تو خلیوں میں میوٹیشن (جینیاتی تبدیلیاں) جمع ہو سکتی ہیں۔

'میٹا' کے دفاتر پر یوتھ کانگریس کا زبردست احتجاج'

سیاسی جانبداری کا الزام عائد کرتے ہوئے دیا 7 دنوں کا الٹی میٹم!





نئی دہلی۔ (ایجنسی) انڈین یوتھ کانگریس کے قومی عہدیداروں کے 'انسٹاگرام' اکاؤنٹس بند کیے جانے کے خلاف جمعہ (20 نومبر) کو پارٹی کارکنان نے حیدرآباد، ممبئی اور گوہاٹی میں واقع 'میٹا' کے دفاتر پر زبردست احتجاج کیا۔ حیدرآباد کے رائے درگم میں واقع آئی ٹی کمپلیکس میں احتجاج کے دوران ہنگامہ آرائی اور توڑ پھوڑ کے بعد پولیس نے متعدد کانگریس کے ریاستی صدر ریڈی شیو چرن ریڈی سمیت 21 کارکنان کو حراست میں لے لیا گیا۔ پھر بھی کی جانب سے دنوں ایکاؤنٹس فوری طور پر بحال کیے جانے کے بعد بھی یوتھ کانگریس نے 'میٹا' پر سیاسی جانبداری کا الزام عائد کرتے ہوئے اے آدمی ایکاؤنٹ ایکٹیو میٹم دیا ہے۔

پولیس کے مطابق یہ واقعہ جمعہ کی دوپہر تقریباً 3 بجے پیش آیا۔ ہاتھوں میں پلے کارڈز لے کر احتجاج کر رہے کانگریس کارکنان رائے درگم کے اسکائی ونڈھا کی بلڈنگ میں واقع میٹا کے دفاتر میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔ مظاہرین نے الزام عائد کیا کہ قومی سطح کے رہنماؤں اور عہدیداروں اور منتخب شدہ نمائندوں کے اکاؤنٹس بلاک کیے گئے تھے۔ 20 نومبر کو یوتھ کانگریس کے کارکنان نے بیک وقت حیدرآباد، ممبئی اور گوہاٹی میں واقع 'میٹا' کے دفاتر میں احتجاج درج کرایا۔ تنظیم نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر الزام لگایا کہ کانگریس کے اکاؤنٹس بغیر کسی پیشگی نوٹس کے بند کیے گئے اور وہ اس لڑائی کو عدالتوں، ہرکولس اور کمیٹی کے دفاتر تک لے جائے گی۔

اندر 'میٹا' کے دفاتر پر یوتھ کانگریس کا زبردست احتجاج

'پل کی تعمیر میں مودی حکومت نے ایک روپیہ بھی نہیں دیا'

'نتیش سیتو' کے افتتاح سے قبل تیجسوی یادو کا بڑا دعویٰ



پٹنہ (ایجنسی) وزیر اعظم نریندر مودی کے بہار دورے سے قبل راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) رہنما اور بہار اسمبلی میں حزب اختلاف کے قائد تیجسوی یادو نے مرکزی حکومت پر سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے پچی دگھا۔ بیدرپور 6 لین گنگا پل کے افتتاح پر سوال اٹھاتے ہوئے پوچھا کہ جب اس منصوبے میں مرکزی حکومت کا کوئی مالی تعاون نہیں ہے تو وزیر اعظم اس کا افتتاح کرنے کیوں آ رہے ہیں؟ تیجسوی نے یہ سوال بھی اٹھایا کہ آخر ایک ہی پل کا کتنی بار افتتاح کیا جائے گا؟

تیجسوی یادو نے ہفتے کے روز سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ کے ذریعے وزیر اعظم کو بہار آنے سے پہلے خود احتسابی کرنے کا مشورہ دیا۔ طنز کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم جس پل کا افتتاح کرنے آ رہے ہیں، اس کی تعمیر میں مرکز کا ایک پیسہ بھی نہیں لگا ہے۔ انہوں نے بہار کے عوام سے کیے گئے وعدوں کو لے کر بھی وزیر اعظم مودی کی تنقید کا نشانہ بنایا۔

آر جے ڈی رہنما تیجسوی یادو نے اپنے ویڈیو پیغام میں دعویٰ کیا کہ پچی دگھا۔ بیدرپور پل کی تعمیر بہار حکومت نے اپنے وسائل اور قرض کے ذریعے شروع کرائی تھی۔ انہوں نے بی جے پی رہنماؤں اور مرکزی حکومت کو چیلنج کرتے ہوئے کہا کہ اگر اس منصوبے میں مرکز یا وزیر اعظم کا کوئی مالی تعاون ہے تو اس کا ثبوت سامنے رکھا جائے۔ ان کے مطابق 31 جنوری 2016 کو اس وقت کی 'مہا گٹھبندھن' حکومت نے دریا میں پل کی تعمیر کا سنگ میل رکھا تھا۔ اس وقت کے درجن بھر اضلاع کے ڈی ایم، ایس پی، ایس ڈی او اور بی ڈی او سمیت تمام افسران اس کی نگرانی کر رہے تھے۔ تیجسوی نے کہا کہ ان تمام کی موجودگی میں ہی اس پل کی تعمیر کا سنگ میل رکھا گیا تھا۔ ان کے بقول، اس وقت کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار، نائب وزیر اعلیٰ تیجسوی یادو اور آر جے ڈی سربراہ لالو پرساد یادو بھی اس پروگرام میں موجود تھے۔

تیجسوی نے دعویٰ کیا کہ پہلے اس پل کا نام سکھوں کے دسویں گرو، گرو گوبند سنگھ کے نام پر رکھنے کی بات ہوئی تھی۔ ایسے میں اب اس کا نام 'نتیش سیتو' رکھے جانے پر تیجسوی یادو نے سوال اٹھایا۔ انہوں نے نتیش کمار کے ساتھ ہی بی جے پی کے سیاسی رویے کو لے کر بھی حملہ کیا۔ تیجسوی نے کہا کہ جب نتیش کمار بی جے پی کے ساتھ نہیں تھے تو بی جے پی رہنماؤں کے ذی این اے پر سوال اٹھاتے تھے، لیکن اب ان کے تئیں احترام ظاہر کرنے کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ تیجسوی یادو نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ کانگریس کے اعتراض کے بعد ہی 'نتیش سیتو' کے افتتاح کی تاریخ 19 نومبر سے بدل کر 20 نومبر کی گئی ہے۔

'راجستھان میں بی جے پی کا مکمل صفایا ہو گیا'

پنچایت انتخابات میں کامیابی کے بعد کانگریس کے ریاستی صدر ڈوٹاسرا کا ردعمل

نئی دہلی۔ (ایجنسی) راجستھان میں ہوئے ضلع پریشد اور پنچایت انتخابات میں کانگریس کی زبردست کامیابی کے تناظر میں راجستھان کانگریس کے صدر گووند سنگھ ڈوٹاسرا نے بی جے پی پر سخت تنقید کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ راجستھان میں بی جے پی کا مکمل صفایا ہو گیا ہے۔ عوام نے دکھا دیا ہے کہ انہوں نے بی جے پی پر بھروسہ کرکے بہت بڑی غلطی کی تھی لیکن اب وہ ان کا حساب سود سمیت چکا رہے ہیں۔ ڈوٹاسرا نے مزید کہا کہ بلدیاتی انتخابات میں اقتدار کا غلط استعمال کیا گیا، پھر بھی جس طرح وزیر اعلیٰ، وزیر داخلہ اور بی جے پی نے اپنی جیت کا مصنوعی تاثر پیدا کیا، عوام نے اس کا جواب دے دیا ہے۔ گووند سنگھ ڈوٹاسرا نے بتایا کہ 419 پنچایت سمیتیوں میں سے 384 کے نتائج جاری ہو چکے ہیں، جن میں 289 نشستوں پر کانگریس نے کامیابی حاصل کی ہے، جبکہ بی جے پی کو صرف 85 نشستیں ملی ہیں۔ ڈوٹاسرا کے مطابق وزراء کے اپنے خاندان کے افراد کی شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ ایسا اس لیے ہوا، کیونکہ کسان پریشان تھے، عام لوگ بھی بدحالی کی وجہ سے ہاؤں اور ہونے کی موت ہو رہی تھی، لیکن یہ حکومت صرف بڑھتی میں مصروف رہی۔ ڈوٹاسرا نے راجستھان کے وزیر اعلیٰ سے استعفیٰ کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ پنچایت انتخابات میں جو ہار ہوئی ہے اس کے ذمہ دار وزیر اعلیٰ ہیں۔ ڈوٹاسرا نے کہا کہ پنچایت انتخابات میں بی جے پی کا صفایا ہو گیا ہے اور اب ہمیں ضلع پریشد انتخابات کی تیاری کرنی چاہیے۔ قابل ذکر ہے کہ راجستھان پنچایت انتخابات میں بی جے پی کا صفایا ہو گیا ہے۔ صبح 10 بجے تک کے رجحانات میں کانگریس 384 نشستوں پر آگے ہے جبکہ بی جے پی 85 نشستوں پر آگے ہے۔ 419 پنچایت سمیتیوں کے انتخابات میں 2 مرحلوں میں ووٹنگ ہوئی تھی۔ پہلے مرحلے میں 12 اضلاع کی 194 پنچایت سمیتیوں کے لیے ووٹنگ ہوئی تھی۔ دوسرے مرحلے میں 7 اضلاع کی 225 پنچایت سمیتیوں کے لیے ووٹنگ ہوئی تھی۔

سمندری طوفان 'اُکھان' سے راحت، وسطی اڈیشہ کے اوپر بنا کم دباؤ کا علاقہ

بھونیشور (ایجنسی) ہندوستانی محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) نے ہفتے کے روز بتایا کہ جمعہ کی رات تقریباً 11:30 بجے سمندری طوفان 'اُکھان' کمزور ہو کر وسطی اڈیشہ کے اوپر ایک واضح کم دباؤ کے علاقے میں تبدیل ہو گیا۔ آئی ایم ڈی نے ہفتے کی رات 1:07 بجے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ کے ذریعے بتایا کہ سمندری طوفان 'اُکھان' ریاست کے جنوبی ساحلی ضلعے سے شمال کی جانب بڑھنے کے بعد وسطی اڈیشہ کے اوپر ایک واضح کم دباؤ والے علاقے میں تبدیل ہو گیا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق سمندری طوفان 'اُکھان' اڈیشہ کے اوپر تقریباً شمال کی جانب بڑھنے کے ساتھ ہی اگلے 6 گھنٹوں کے دوران مزید کمزور ہو کر کم دباؤ کے علاقے میں تبدیل ہو جائے گا۔ محکمے نے کہا کہ اس نظام سے متعلق پیشگی انتباہی مراکز کی جانب سے اس نظام سے متعلق باقاعدہ بلیٹن جاری کیے جاتے رہیں گے۔ اس سے قبل جمعہ کی دوپہر تقریباً پونے 2 بجے محکمہ موسمیات نے بتایا تھا کہ بھیج بگال کے مغربی وسطی حصے میں شمال آندھرا پردیش اور جنوبی اڈیشہ کے قریب مجموعہ 'اُکھان' گزشتہ 6 گھنٹوں کے دوران 26 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے شمال-شمال مغرب کی سمت بڑھا تھا۔ صبح 7:30 سے 8:30 بجے کے درمیان یہ 70 سے 80 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی ہواؤں کے ساتھ گوپال پور کے قریب ساحلی آندھرا پردیش اور جنوبی اڈیشہ کے ساحلوں سے ٹکرا کر آگے بڑھ چکا تھا۔

دنیا آج ایک نئے نظام کی تلاش میں ہے: سعادت اللہ حسینی

جماعت اسلامی ہند کا دو روزہ اجتماعِ ارکان، اقامتِ دین کی اصل معنویت پر تفصیلی مذاکرہ



نئی دہلی۔ جماعت اسلامی ہند حلقہ دہلی کے ارکان کا دو روزہ اجتماع مسجد اشاعتِ اسلام، مرکز جماعت اسلامی ہند ابوالفضل انکلیو، دہلی میں منعقد ہوا۔ اجتماع کا مرکزی موضوع "اقامتِ دین کی فکری معنویت" تھا۔ اس دوران اقامتِ دین کے فکری و عملی تقاضوں، فرد کی تعمیر، اسلامی معاشرے کی تشکیل، اسے عامہ کی تبدیلی اور موجودہ سماجی و سیاسی حالات میں جماعت کے کردار پر تفصیلی تبادلۂ خیال کیا گیا۔ اجتماع کے کلیدی خطاب میں امیر جماعت اسلامی ہند سید سعادت اللہ حسینی نے کہا کہ موجودہ دور میں انفرادیت کی رجحان بڑھ رہا ہے، جو سماجی کا بحران پیدا ہو رہا ہے اور مذہب بیزاری میں اضافہ ہو رہا ہے۔ دنیا اس وقت ایک نئے نظام کی تلاش میں ہے، کیونکہ سرمایہ دارانہ نظام، کمیونزم اور سیکولرزم سمیت مختلف نظریاتی نظاموں کی ناکامیوں پر سوالات اٹھ رہے ہیں۔ ایسے حالات میں اسلام انسانیت کے لیے ایک مکمل اور متوازن نظام پیش کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام اور جدید جاہلیت کے درمیان فکری کشمکش جاری ہے اور اسلام مغلوبیا کو فروغ دیا جا رہا ہے۔

اجتماع کی تحقیقی تعلیمات کو جذباتی انداز میں محدود کرنے کی کوششوں کے باوجود اس کی دعوت کا سلسلہ جاری ہے۔ انہوں نے ارکانِ جماعت پر زور دیا کہ اسلام کے پیغام کو مضبوط استدلال اور مؤثر انداز میں دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اجتماع میں "اقامتِ دین اور اس کے تقاضے"، "فرد کے ارتقا کی عملی راہیں" اور "اسلامی معاشرے کی تعمیر" جیسے موضوعات پر مذاکرے ہوئے، جن میں منصور احمد غازی، عارف ندوی، مولانا انعام اللہ فلاحی اور جاوید صاحب نے اظہارِ خیال کیا۔ دوسرے اجلاس میں ڈاکٹر سدہ قاسم رسول الیاس اور خلیق الزماں نے رائے عامہ کی تبدیلی اور درمیانی سیاسی اہداف پر گفتگو کی۔ اختتامی اجلاس میں قیم جماعت اسلامی ہند ڈی عارف علی نے کہا کہ موجودہ حالات میں جماعت نے جمہوری نظام کے اندر اپنے کردار کو نئے انداز میں پیش کرتے ہوئے خود کو دلی امت کے طور پر متعارف کرانے کی کوشش کی ہے۔ اس کوشش کو مستحکم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ جماعت تمام طبقات کی خیر خواہی اور خدمت کو اپنا عملی شعار بنائے۔ انہوں نے خدمتِ خلق، مسلم معاشرے کی اصلاح اور سماجی و ملی سرگرمیوں کو موثر بنانے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ اجتماع میں دہلی سے تعلق رکھنے والے جماعت اسلامی ہند کے ارکان نے شرکت کی۔

یوٹیوبر سے 2.17 کروڑ کی ٹھگی کا الزام، سابق ایس ایچ او کی بیٹی کو سپریم کورٹ سے راحت نہیں



سونی پت، (یو این آئی) ہریانہ کے سونی پت میں گوہانہ کے رہنے والے یوٹیوب مارکیٹ ٹریڈر اور یوٹیوبر سے بزنس پارٹنر شپ کے نام پر 2.17 کروڑ روپے سے زیادہ کی مبینہ دھوکہ دہی کے معاملے میں ملزمہ مہیتہ کماری کو سپریم کورٹ سے عبوری راحت نہیں ملی ہے۔ ملزمہ ہریانہ پولیس کے سابق ایس ایچ او کی بیٹی ہے۔ یمنا نگر کی سیشن کورٹ اور پنجاب و ہریانہ ہائی کورٹ سے مجوری ضمانت کی عرضی خارج ہونے کے بعد اس نے سپریم کورٹ کا رخ کیا تھا۔ 19 نومبر کو جسٹس اروند کمار اور جسٹس پنکج مترا چودھری کی بنچ نے معاملے کی ساعت دو ہفتے کے لیے ملتوی کر دی۔ پولیس جانچ کے مطابق، شکایت کنندہ اور ملزمہ کے درمیان بینک کھاتوں اور والد کے لیے کار سونپنے کا کاروبار ہوا تھا۔ شکایت کنندہ کا الزام ہے کہ ملزمہ نے 90 لاکھ روپے کا پلاٹ، ہنڈرا تھار، زیورات اور والد کے لیے ایک سونیٹ کار خریدی گئی۔ پیسے نہ لوٹانے پر اس نے ایپل لیپ ٹاپ و موبائل واپس مانگنے پر جھوٹے مقدموں میں پھنسانے کی دھمکی دینے کا بھی الزام ہے۔ 30 جولائی کو یمنا نگر کے تھانہ سٹی۔17 میں دیے شکایت کے مطابق، فروری 2023 میں مہیتہ کماری نے انسٹاگرام کے ذریعے یوٹیوبر سے رابطہ کیا تھا۔ اس نے بھی سے رجسٹرڈ ریسرچ ایناسٹ کا لائسنس لے کر یمنا نگر میں کاروبار شروع کرنے کی پیشکش کی تھی۔ دونوں کے درمیان 50-50 فیصد کی شراکت داری طے ہوئی تھی۔ اسی سلسلے میں شکایت کنندہ نے الگ الگ وقت پر رقم دی، لیکن بعد میں حساب کتاب کو لے کر تنازع ہو گیا۔ شکایت کنندہ نے الزام لگایا کہ رقم سے تقریباً 90 لاکھ روپے کا پلاٹ، ہنڈرا تھار، زیورات اور والد کے لیے کار سونپنے کا کاروبار کی گئی۔ پیسے نہ لوٹانے پر اس نے ایپل لیپ ٹاپ و موبائل واپس مانگنے پر جھوٹے مقدموں میں پھنسانے کی دھمکی دینے کا بھی الزام ہے۔ 30 جولائی کو یمنا نگر کے تھانہ سٹی۔17 میں دیے شکایت کے مطابق، فروری 2023 میں ایف آئی آر درج ہوئی تھی۔ سیشن کورٹ اور ہائی کورٹ سے راحت نہیں ملنے کے بعد سپریم کورٹ میں عرضی دائر کی گئی تھی۔

ووٹر لسٹ کی نظر ثانی کے لیے 22 نومبر کو تمام پولنگ اسٹیشنوں پر کیمپ لگیں گے

موہالی، (یو این آئی) پنجاب میں ووٹر لسٹوں کی اسپیشل سمری ریویژن-2027 کے تحت اتوار، 22 نومبر کو صاحبزادہ اجیت سنگھ نگر ضلع کے تمام پولنگ اسٹیشنوں پر خصوصی کیمپ لگائے جائیں گے۔ ان کیمپوں میں اہل شہری نیا ووٹ بنوانے، ووٹر لسٹ میں درج تفصیلات میں ترمیم کرانے اور دیگر انتخابی خدمات کا فائدہ اٹھا سکیں گے۔ ڈپٹی کمشنر اور ضلع انتخابی افسر آبرے دیپلوں نے بتایا کہ الیکشن کمیشن آف انڈیا کی ہدایات کے مطابق ضلع کے تین اسمبلی حلقوں - 2 کھرڑ، 53-صاحبزادہ اجیت سنگھ نگر اور 112-ڈیرہ بسی کے تمام پولنگ اسٹیشنوں پر صبح 10 بجے سے شام 4 بجے تک کیمپ منعقد ہوں گے۔

اس دوران یوتھ ٹیول افسر (بی ایل او) اور سپروائزر اپنے اپنے مراکز پر موجود ہوں گے۔ انہوں نے بتایا کہ الیکشن کمیشن کی طرف سے مقرر کردہ الیکٹورل رول آبزرور اور روب گپتا بھی کیمپوں کے کشمرز بھی کیمپوں کا جائزہ لینے کے لیے ضلع کے مختلف پولنگ اسٹیشنوں کا دورہ کریں گے۔

سات سو سال سے خانقاہ چشتیہ سے فیضان علم و معرفت جاری ہے: ڈاکٹر سید شمیم الدین

جامعہ چشتیہ کے 25ویں جلسہ دستار بندی میں 14 حفاظ اور 3 علماء کی دستار بندی



رودلی، ایودھیا (شاہد صدیقی): جامعہ چشتیہ خانقاہ حضور شیخ العالم علیہ الرحمہ کا ۲۵واں سالانہ جلسہ دستار بندی ۲۰ نومبر بروز جمعہ بعد نماز عشا بانہایت تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہوا۔ جلسے کی سرپرستی شاہ عارف احمد اسحاقی المعروف نیر میاں سجادہ نشین خانقاہ حضور شیخ العالم علیہ الرحمہ نے فرمائی، جبکہ صدارت کے فریضہ درگاہ محبوب الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء دہلوی قدس سرہ کے سجادہ نشین خواجہ فرید احمد نظامی کے انجام دیے۔ اس روحانی و علمی تقریب میں ملک کی ممتاز خانقاہوں کے سجادہ نشین، علماء کرام، مشائخ عظام، اساتذہ، طلبہ اور عقیدت مندوں نے شرکت کی۔ جلسے کا آغاز حافظ ناصر عالم کی تلاوت کلام اللہ سے ہوا۔ اس کے بعد جامعہ چشتیہ کے متعدد طلبہ نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں نعتیہ کلام پیش کر کے خراج عقیدت پیش کیا۔ افتتاحی خطاب جامعہ چشتیہ کے ممتاز عالم دین مولانا ممتاز حسین ازہری تشریف لائے۔ انہوں نے علم دین کی اہمیت و افادیت پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ علم وہ عظیم دولت ہے جس کی بنیاد پر انسان کے اندر خشیت الٰہی پیدا ہوتی ہے۔ یہی علم تھا جس نے حضرت آدم علیہ السلام کو خلافت الٰہی کا شرف عطا کیا۔ علم دین کا حصول ہر انسان کے لیے ضروری ہے اور اس کی تعلیم و تربیت مدارس، مساجد، منبر اور خانقاہوں کے ذریعے ہوتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ خانقاہ میں جب علم حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے تو وہاں مدرسہ بھی ہوتا ہے، مسجد بھی ہوتی ہے اور تبرکی ہوتا ہے۔ آج کے دور میں خانقاہوں کے حقیقی مقصد اور ذمہ داری کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ خانقاہ حضور شیخ العالم علیہ الرحمہ اس طرح کی بہترین مثال ہے، جہاں مختصر مدت میں علوم و فنون کے متعدد ماہرین تیار کر کے ملک کے مختلف گوشوں میں دینی خدمات کے لیے بھیجا جا رہا ہے۔ آج اسی علمی و روحانی سلسلے کے تحت فارغ ہونے والے طلبہ کی دستار بندی عمل میں آ رہی ہے۔ بعد ازاں نقیب اجلاس مولانا شعبان اللہ استاد جامعہ احمدیہ فاروقیہ الہ آباد نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ اس کے بعد جلسے کے پہلے خصوصی خطیب حضرت مفتی معین الدین اشرفی شیخ الحدیث وصدر شعبۂ دارالعلوم بہار شاہ فیض آباد نے اپنے خطاب میں خانقاہ اور مدرسے کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ خانقاہ سے علم باطن اور مدرسے سے علم ظاہر حاصل ہوتا ہے۔ خانقاہ علم طریقت کا مرکز ہے تو مدرسہ علم شریعت کا۔ ولایت کے لیے علم اور تقویٰ دونوں کا اجتماع ضروری ہے۔ تنہا علم بھی انسان کو منزل سے دور کر سکتا ہے اور تنہا عشق بھی گمراہی کا سبب بن سکتا ہے۔ خانقاہ انسان کے اندر عشق و معرفت پیدا کرتی ہے، جبکہ مدرسہ علم و ادب سے آراستہ کرتا ہے۔ انہوں نے مولانا رام اور حضرت شمس الدین تبریزی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ مولانا روم کے بڑے عالم تھے، لیکن جب عشق کا غلبہ ہوا تو شمس الدین تبریزی کی بارگاہ میں زانوئے تلمذ تہ کیا۔ لہٰذا شخص خانقاہ اور مدرسہ دونوں سے نسبت رکھتا ہے، وہ بصیرت و دانائی سے مالا مال ہوتا ہے۔ دونوں سے محروم شخص گویا بینا اور ان میں سے کسی ایک سے محروم شخص یک چشم و کانا ہے۔ اپنے خطاب میں انہوں نے سورۂ رحمٰن کی آیت ”الرحمٰن علم القرآن“ کے حوالے سے رحمٰن اور رحیم کے مفہوم میں فرق بھی بیان کیا اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مختلف مظاہر کی مثالیں پیش کیں۔ اس کے بعد جلسے کے دوسرے خصوصی خطیب ڈاکٹر سید شمیم الدین معینی صاحب قبلہ نے خانقاہ حضور شیخ العالم علیہ الرحمہ کی تاریخی، علمی اور روحانی عظمت پر نہایت جامع خطاب فرمایا۔ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ یہ وہ خانقاہ ہے جہاں سے سات سو سال سے فیضان لٹایا جا رہا ہے اور لوگ مسلسل استفادہ کر رہے ہیں۔ سرکار شیخ العالم علیہ الرحمہ کا شجرہ اور فیضان طریقت حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی کے واسطے سے بھی جاری ہے اور خود خاندان شیخ العالم میں بھی یہ روحانی سلسلہ جاری و ساری ہے، جس سے آج بھی ایک عالم مستفید ہو رہا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ خانقاہ حضور شیخ العالم علیہ الرحمہ ملک تارک وتعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک عظیم نشانی ہے۔ یہ ایسی بابرکت جگہ ہے جہاں پہنچ کر اللہ تعالیٰ کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ یہاں سے جاری ہونے والا فیضان انسان کو ذکر الٰہی، محبت الٰہی اور معرفت کے راستے پر گامزن کرتا ہے۔ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی جیسی عابد، روزگار شخصیت بھی اسی خانقاہ سے فیض یافتہ تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے اس بات پر بھی زور دیا کہ علم کی جستجو کسی خاص عمر یا تعلیمی مرحلے تک محدود نہیں ہونی چاہیے۔ انہوں نے حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ بدایوں میں حصول علم کرنے کے بعد بھی آپ نے دہلی میں حصول علم کا سلسلہ جاری رکھا۔ اسی طرح مخدوم بہار حضرت شرف الدین یحییٰ منیری حضرت الشیخ نجیب علیہ السلام حاصل کرنے کے بعد بھی کاسفر کیا اور اپنے شیخ حضرت شیخ نجیب الدین فردوسی رحمۃ اللہ علیہ سے مزید علمی استفادہ کیا۔ ڈاکٹر سید شمیم الدین معینی نے برصغیر میں دستار بندی کی روایت کے تاریخی پس منظر کا ذکر کرتے ہوئے حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ دیا اور بتایا کہ جب آپ نے اپنے استاد حضرت علاء الدین اصولی سے قدوری علمی کی تو اس موقع پر آپ کو دستار عطا کی گئی۔

ایٹا میں ڈاکٹر نے قائم کی انسانیت کی مثال

غریب بیٹی سے نہیں لی 10 لاکھ روپے فیس، فری میں کی پیچیدہ سرجری

ایٹہ: 21 نومبر (پی ٹی آئی): کہا جاتا ہے کہ ڈاکٹر بھگوان کا دوسرا روپ ہوتے ہیں۔ جب کوئی معالج اپنے پیشے سے ہٹ کر ضرورت مندوں کی مدد کرتا ہے تو وہ انسانیت کی مثال بن جاتا ہے۔ ایٹہ کے ڈاکٹر ہانشو اپادھیائے نے ایسی مثال قائم کی ہے۔ انہوں نے معاشی تنگی سے جوجھ رہی ایک لڑکی کی نہ صرف مفت سرجری کی بلکہ تشخیص سے لے کر دوا اور ہسپتال میں داخل ہونے تک کے تمام اخراجات بھی پورے کیے۔ ڈاکٹر پنکی کی آنکھ میں تمام ہر جبی بھی مفت کرنے گلے۔ ڈاکٹر ہانشو اپادھیائے نے وضاحت کی کہ 18 سالہ تنوکو پنڈیرچ ٹیومر ہانی ایک نایاب بیماری کا سامنا تھا۔ یہ لاکھوں میں سے صرف ایک کو متاثر کرتا ہے۔ اس آپریشن پر 10 لاکھ روپے سے زائد لاگت آئی، لیکن خاندان کی حالت زار کو دیکھتے ہوئے ڈاکٹر ہانشو اپادھیائے نے فیس لینے سے انکار کر دیا۔ ڈاکٹر ہانشو اپادھیائے نے بتایا کہ تنو کے جبڑے کی ہڈی کا ایک حصہ ہٹانا پڑا اور تنو کے جبڑے کو اس کے اپنے کولہے سے ایک iliac crest bone graft کا نکال کر دوبارہ بنایا گیا۔ اس آپریشن کا پیچیدہ سرجری کے بعد کامیابی سے آپریشن مکمل کیا۔ سرجری کے دوران، متاثرہ جبڑے کی ہڈی کا ایک حصہ ہٹانا پڑا اور تنو کے جبڑے کو اس کے اپنے کولہے سے ایک iliac crest bone graft کا نکال کر دوبارہ بنایا گیا۔ اس آپریشن کا پیچیدہ سرجری کے بعد کامیابی سے آپریشن مکمل کیا۔ سرجری کے بعد ڈاکٹر ہانشو اپادھیائے نے تنو کا مفت علاج جاری رکھا۔ اس دوران، تنو کے خاندان کی مالی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ ڈاکٹر ہانشو اپادھیائے نے تنو کی تعلیم کا ذمہ بھی اٹھایا ہے۔ ڈاکٹر ہانشو اپادھیائے نے بتایا کہ تنو کی بیٹی

کانگریس کا الزام، ایس آئی آر کے ذریعے کروڑوں ووٹروں کے نام حذف کیے گئے

الیکشن کمیشن کی خودمختاری پر سوال، بی جے پی پر حکومتیں گرانے کا بھی الزام



لکھنؤ، 21 نومبر: اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر دفتر میں منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے پارٹی کے درج فہرست ذاتوں کے شعبے کے چیئرمین اور رکن پارلیمنٹ خوشونت پونیا اور پریاگ راج کے رکن پارلیمنٹ اجول رمن سنگھ نے الیکشن کمیشن کی خودمختاری، ووٹر لسٹ پر نظرثانی اور حق رائے دہی کے تحفظ سے متعلق متعدد سوالات اٹھائے۔ کانگریسی رہنماؤں نے اعلان کیا کہ آئین اور جمہوریت کے تحفظ کے لیے 26 نومبر یوم آئین کے موقع پر اتر پردیش میں "آئین بچاؤ یاترا" نکالی جائے گی۔ اجول رمن سنگھ نے کہا کہ الیکشن کمیشن کو حکومت کے زیر اثر ادارے کی کوشش کی جارہی ہے۔ مارچ 2023 میں سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا تھا کہ الیکشن کمشنروں کا انتخاب وزیر اعظم، قائم مرجب اختلاف اور چیف جسٹس پر مشتمل کمیٹی میں قانون بنا کر چیف جسٹس کو کمیٹی سے خارج کر دیا اور ان کی جگہ ایک وزیر کو شامل کر لیا۔

انہوں نے کہا کہ شفریت کا تعین کرنا الیکشن کمیشن کا کام نہیں ہے۔ اپریل 2002 میں اس وقت کے وزیر قانون ارون جیٹلی نے راجیہ سبھا میں کہا تھا کہ ووٹر لسٹ پر نظرثانی کا شہریت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کے باوجود اب آئی آر کے نام پر شہریت کی جانچ کی گئی اور بہار و بنگال میں ووٹروں کے نام حذف کیے گئے، جس سے انتخابی نتائج متاثر ہوئے۔ اجول رمن سنگھ کے مطابق، بنگال میں بڑی بدلیاں دارادوں کی فہرست میں شامل نہیں ہیں۔ ریاستی حکومت نے اس سلسلے میں الیکشن کمیشن کو ۶۶ لاکھ ایسے ووٹروں کی نشاندہی کی ہے جن کے نام ہٹانے سے انتخابات کی فہرست میں موجودہیں، لیکن اسمبلی کی ووٹر لسٹ میں شامل نہیں ہیں۔ ریاستی حکومت نے اس سلسلے میں الیکشن کمیشن کو ۳۹ لاکھ افراد کے نام و پتے فراہم کیے، جس کے نتیجے میں کروڑوں افراد حق رائے دہی سے محروم ہوئے۔ اتر پردیش کی صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے بھی تقریباً 66